سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2022

منگل،18۔اکتوبر2022

(یوم الثلاثہ،21۔ربیع الاوّل1444 ھ)

سترہویں اسمبلی: اکتالیسواں اجلاس

جلد41 : شمارہ 32

1919

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 18-اکتوبر 2022

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ مواصلات و تعمیرات)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

زیرو آر نوٹس

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

i- (مسودات قانون)

1. The urdu Language Bill 2022.

MR SAJID AHMAD KHAN: MIAN SHAFI MUHAMMAD: MR AMMAR YASIR: MS KHADIJA UMER:	to move that leave be granted to introduce the Urdu Language Bill 2022.
MR SAJID AHMAD KHAN: MIAN SHAFI MUHAMMAD: MR AMMAR YASIR: MS KHADIJA UMER:	to introduce the Urdu Language Bill 2022.
MR SAJID AHMAD KHAN: MIAN SHAFI MUHAMMAD: MR AMMAR YASIR: MS KHADIJA UMER:	to move that the requirements of rules 93, 94, 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Urdu Language Bill 2022.
MR SAJID AHMAD KHAN: MIAN SHAFI MUHAMMAD: MR AMMAR YASIR: MS KHADIJA UMER:	to move that the Urdu Language Bill 2022, be taken into consideration at once.
MR SAJID AHMAD KHAN: MIAN SHAFI MUHAMMAD: MR AMMAR YASIR: MS KHADIJA UMER:	to move that the Urdu Language Bill 2022, be passed.

1920

2. The Punjab Ministers (Salaries, Allowances and Privileges (Amendment) (Repeal) Bill 2022.

MS MUSSARAT JAMSHED:	to move that leave be granted to introduce the Punjab Ministers (Salaries, Allowances And Privileges (Amendment) (Repeal) Bill 2022.
MS MUSSARAT JAMSHED:	to introduce the Punjab Ministers (Salaries, Allowances And Privileges (Amendment) (Repeal) Bill 2022.
MS MUSSARAT JAMSHED:	to move that the requirements of rules 93, 94, 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Punjab Ministers (Salaries, Allowances And Privileges (Amendment) (Repeal) Bill 2022.
MS MUSSARAT JAMSHED:	to move that the Punjab Ministers (Salaries, Allowances And Privileges (Amendment) (Repeal) Bill 2022, be taken into consideration at once.
MS MUSSARAT JAMSHED:	to move that the Punjab Ministers (Salaries, Allowances And Privileges (Amendment) (Repeal) Bill 2022, be passed.

ii- قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

1- جناب محمد ارشد ملک:

7- ستمبر 1974 ہماری پاکستانی تاریخ کا وہ روشن دن ہے کہ جب قومی اسمبلی نے عقیدہ ختم نبوت کو آئینی تحفظ دے کر قادیانیوں کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا۔ الحمدللہ رب العالمین کیونکہ قادیانی عقائد و نظریات کو کسی بھی زاویہ سے دیکھا جائے تو وہ قرآن و سنت اور 1400 سو سالہ اسلامی تاریخ سے متصادم ہیں۔ لہٰذا ان کو اسلامی شناخت کے ساتھ زندگی گزارنے کا حق نہیں ہے کیونکہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی شخص کو کسی معنی میں بھی نبی مان کر اپنا اسلامی تشخص ختم کر دیا ہے کیونکہ اسلامی نقطہ نظر سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویدار اور اس کے پیروکار دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ قادیانی ربوی و لاہوری دونوں گروپ اسی وجہ سے دائرہ اسلام سے خارج اور مرتد ہیں اور یہ مسئلہ آئینی طور پر 7- ستمبر 1974 کو حل ہو چکا ہے لیکن قادیانی اس سلسلے میں کسی آئینی و دستوری حکم کو ماننے سے منکر ہیں اس طرح وہ پاکستان کے آئین کے باغی بھی ہیں۔ دستور کی دفعہ 260 میں اس شق کا اضافہ اس طرح ہے جو شخص خاتم النبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت پر مکمل اور غیر مشروط ایمان نہ رکھتا ہو اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی بھی معنی و مطلب یا کسی بھی تشریح کے لحاظ سے پیغمبر ہونے کا دعویٰ کرنے والے پیغمبر یا مذہبی مصلح مانتا ہو وہ آئین یا قانون کے مقاصد کے ضمن میں مسلمان نہیں۔ یہ بات اسمبلی کے ریکارڈ پر ہے کہ قرارداد کے حق میں 130 ووٹ آئے مخالف میں کوئی ووٹ نہیں آیا۔ یہ ایوان اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ اندریں حالات جب قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیاں عروج پر ہیں نسل نو تک یہ تاریخی کارنامے پہنچانے کے لئے 7- ستمبر کا دن یوم ختم نبوت کے طور پر ریاستی و سرکاری سطح پر منایا جائے۔

1921

2- **محترمہ نیلم حیات ملک:** جنوبی پنجاب میں سیلاب اور بارشوں کے باعث سینکڑوں افراد بے گھر ہو چکے ہیں۔ کاشتکاروں کی ہزاروں ایکڑ پر کھڑی فصلیں تباہ ہو چکی ہیں۔ ڈیرہ غازی خان، رحیم یار خان اور راجن پور میں سب سے زیادہ سیلاب کی وجہ سے تباہی مچی ہے۔ کئی دنوں سے ہزاروں افراد بے یارو مددگار بغیر چھت کے کھلے آسمان کے نیچے بیٹھے ہیں۔ صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ڈیرہ غازی خان، رحیم یار خان اور راجن پور کے اضلاع میں مکانوں اور فصلوں کا جو نقصان ہوا ہے اس کا سروے کروایا جائے تاکہ اس مہنگائی کے دور میں جنھوں نے مہنگے داموں بیج، پٹرول اور کھاد خرید کئے ہیں ان کی خریداری پر اٹھنے والے مالی اخراجات کے بوجھ نیچے دب نہ جائیں۔ کسانوں کو اس بوجھ سے نکالنے کے لئے ان کی مالی امداد کی جائے اور کسانوں نے مختلف بینکوں سے جو زرعی قرضہ جات حاصل کئے ہیں ان کو موخر کیا جائے اور آبیانہ، مالیہ، زرعی ٹیکس معاف فرمائے جائیں اور جن مکانوں کا نقصان ہوا ان کی مالی امداد کی جائے۔

3- **جناب جاوید اختر:** پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ ڈیرہ غازی خان اور راجن پور کے جن مواضیجات میں سیلاب سے بڑے پیمانے پر تباہی ہوئی ہے اور وہاں کے لوگ کھلے آسمان تلے رہنے پر مجبور ہیں۔ واپڈا نے وہاں پر بھاری بلوں کا بوجھ ڈال دیا، جن کے گھر ہی نہ رہے وہ بجلی تو استعمال ہی نہیں کر رہے اور بل ادا کرنے کے قابل نہ ہیں۔ لہذا گورنمنٹ آف پاکستان سے اپیل کی جاتی ہے جو مواضیجات آفت زدہ قرار دیئے گئے ہیں اُن پر کم از کم بجلی کے بل آئندہ چھ ماہ تک معاف کر دیئے جائیں۔

4- **محترمہ مسرت جمشید:** پاکستان تحریک انصاف کے چیئرمین جناب عمران خان ایک طلسماتی شخصیت کے مالک ہیں جنہوں نے سیلاب زدگان کی مدد کے لئے تین گھنٹے کی ٹیلی تھون ٹرانسمیشن منعقد کی اور 500 کروڑ روپے سے زیادہ کے عطیات جمع ہوئے۔ صوبائی اسمبلی پنجاب کا ایوان جناب عمران خان کی سیلاب زدگان کی امداد کے لئے ٹیلی تھون ٹرانسمیشن منعقد کرنے اور مخیر حضرات کو دل کھول کے عطیات بھیجنے پر اظہار تشکر پیش کرتا ہے۔ یہ ایوان اُمید کرتا ہے کہ مخیر حضرات سیلاب زدگان کے لئے مزید امداد دیں گے اور پاکستان کو اس مشکل وقت سے نکالنے میں اپنا کردار ادا کرتے رہیں گے۔ یہ ایوان دُعاگو ہے کہ اللہ تعالیٰ پاکستان اور پاکستان کے عوام کو جلد از جلد اس مشکل صورتحال سے نجات دے۔ (آمین)

1922

-5 محترمہ اُم البنین علی:
محترمہ ساجدہ بیگم:
محترمہ صبین گل خان:
محترمہ آشفہ ریاض:
محترمہ سبرینہ جاوید:
محترمہ فردوس رعنا:
محترمہ راشدہ خانم:
سیدہ زہرا نقوی:
محترمہ فوزیہ عباس نسیم:
محترمہ طلعت فاطمہ نقوی:
سید یاور عباس بخاری:
محترمہ سعدیہ سہیل رانا:
محترمہ مسرت جمشید:
محترمہ شمیم آفتاب:
محترمہ فرح آغا:
محترمہ ثانیہ کامران:
محترمہ سیمابیہ طاہر:
محترمہ سائرہ رضا:
محترمہ بتول زین:
محترمہ عائشہ اقبال:
جناب امیر محمد خان:
سید حسین جہانیاں گردیزی:
محترمہ سونیا:

اس ایوان کی رائے ہے کہ دربار بی بی پاکدامن لاہور میں ہزاروں کی تعداد میں زائرین آ جا رہے ہیں اور یہاں پر وضو، پینے کا پانی، واش رومز کی کمی کی وجہ سے زائرین سخت تکلیف دہ حالات سے گزر رہے ہیں۔ سٹے آرڈر کی وجہ سے کنسٹرکشن کا کام رکا ہوا ہے اور واش رومز کو تو مکمل بند کر دیا گیا ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ زائرین کو پریشانی سے بچانے کے لئے عارضی واش رومز بنائے جائیں۔ وضو ایریا کو کھول دیا جائے اور پینے کے صاف پانی کی سہولت فراہم کی جائے۔

1923

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترھویں اسمبلی کا اکتالیسواں اجلاس

منگل ،18-اکتوبر2022

(یوم الثلاثاء،21-ربیع الاوّل1444 ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام 5 بج کر37منٹ پر جناب ڈپٹی سپیکر جناب واثق قیوم عباسی کی زیر صدارت منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالماجد نور نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم o

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم O

وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ
وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۭ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ
اَوْ كِلٰـهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا
كَرِيْمًا ﴿23﴾ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ
رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ﴿24﴾

سورۃ بنی اسرائیل (آیات نمبر23تا24)

اور تمھارے رب نے ارشاد فرمایا ہے کہ اُس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرتے رہو اور اگر اُن میں سے ایک یا دونوں تمھارے سامنے بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو اُن کو اُف تک نہ کہنا اور نہ انہیں جھڑکنا اور اُن سے بات ادب کے ساتھ کرنا(23)اور عجز و نیاز سے اُن کے آگے جھکے رہو اور اُن کے حق میں دُعا کرو کہ اے پروردگار جیسا انہوں نے مجھے بچپن میں شفقت سے پرورش کیا ہے تو بھی اُن کے حال پر رحم فرما(24)

وماعلینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

حضور ﷺ میری تو ساری بہار آپ سے ہے
میں بے قرار تھا میرا قرار آپ سے ہے
کہاں وہ ارضِ مدینہ کہاں میری ہستی
یہ حاضری کا سبب بار بار آپ سے ہے
میری تو ہستی ہی کیا ہے میرے غریب نواز
جو مل رہا ہے وہ سارا پیار آپ سے ہے
سیاہ کار ہوں آقا بڑی ندامت ہے
قسم خُدا کی میرا وقار آپ سے ہے

محترمہ زیب النساء: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

سوالات

(محکمہ مواصلات و تعمیرات)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! کارروائی تو شروع ہونے دیں۔ آپ تشریف رکھیں۔ وقفہ سوالات کے بعد آپ کو بات کرنے کا موقع دوں گا۔

اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ مواصلات و تعمیرات سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔

محترمہ زیب النساء: جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر بہت ضروری بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! ابھی تو تلاوت قرآن پاک ہوئی ہے اور نعت رسول مقبول ﷺ پڑھی گئی ہے تو اس پر کیا پوائنٹ آف آرڈر ہو گا؟ اس وقت آپ تشریف رکھیں اور آپ کو بعد میں موقع دیا جائے گا۔ جی، جناب محمد طاہر پرویز! آپ اپنے سوال کا نمبر بولیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! اس وقت تقریباً 6-00 بجنے والے ہیں اور اجلاس ابھی شروع ہوا ہے۔ تین تین گھنٹے کی تاخیر سے اجلاس کا شروع ہونا باعث شرمندگی ہے۔ اگر اجلاس تاخیر سے شروع کرنا ہوتا ہے تو پھر آپ اس کا وقت ہی پانچ بجے کا رکھ لیا کریں۔ معزز ممبران آ کر انتظار میں بیٹھے رہتے ہیں اور ہم بھی پچھلے دو گھنٹے سے اجلاس شروع ہونے کا انتظار کر رہے تھے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ بہت اہم بات ہے کہ سارا سلسلہ بروقت شروع کرنا چاہئے تاہم آئندہ اجلاس بروقت شروع کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ تمام معزز ممبران کی اہم ذمہ داری ہے کہ وہ جلد تشریف لائیں تاکہ اجلاس بروقت شروع ہو سکے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ سب سے اہم ذمہ داری Chair کی ہے کہ اجلاس بروقت شروع کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد طاہر پرویز! آپ اپنے سوال کا نمبر بولیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میرا point of view یہ ہے کہ اجلاس بروقت شروع کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کا point of view take up ہو چکا ہے اور میں اس کو personally دیکھوں گا۔ انشاءاللہ بہت جلد ہم اجلاس بروقت شروع کیا کریں گے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! آپ اس پر باقاعدہ رولنگ دیں کہ اجلاس بروقت شروع کیا جائے۔ معزز ممبران آئیں یا نہ آئیں یہ ہمارا مسئلہ نہیں ہے لیکن جو وقت مقرر کیا جائے اس پر اجلاس شروع ہونا چاہئے۔ میرا سوال نمبر 6563 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: ڈی او روڈز فیصل آباد کو ملنے والی رقم اور منصوبہ جات سے متعلقہ تفصیلات

*6563: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) D.O روڈ فیصل آباد کو مالی سال 19-2018، 20-2019 اور 21-2020 میں کتنی رقم ملی تھی، یہ کس کس مد اور ترقیاتی منصوبہ جات کے لئے تھی؟

(ب) ان سالوں کے دوران D.O روڈز نے جو منصوبے شروع کئے اور مکمل کئے ان کے نام، تخمینہ لاگت، مدت تکمیل اور ٹھیکیداروں کی تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ج) ان منصوبوں میں کتنے مکمل ہو چکے ہیں اور کتنے زیر تکمیل ہیں ان پر کتنی رقم علیحدہ علیحدہ خرچ ہو چکی ہے؟

(د) کیا ان منصوبوں کی تحقیقات کسی Third Party سے کروائی گئی ہے تو اس کی مکمل تفصیل دی جائے؟

(ہ) کس کس منصوبہ میں ناقص اور غیر معیاری میٹریل استعمال کرنے اور نقشہ سے ہٹ کر بنانے کی شکایات موصول ہوئی ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی):

(الف) مالی سال 19-2018 تا 21-2020 میں ضلع فیصل آباد D.O روڈز / روڈ کنسٹرکشن ڈویژن فیصل آباد جو رقم ملی اس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مالی سال 19-2018 تا 21-2020 میں ضلع فیصل آباد D.O روڈز / روڈ کنسٹرکشن ڈویژن فیصل آباد جو منصوبہ جات شروع کئے اور مکمل کئے ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تکمیل شدہ منصوبوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) تمام کاموں کی تھرڈ پارٹی ویری فیکیشن ایسو سی ایٹ کنسلٹنٹ انجینئرنگ لمیٹڈ اور NESPAK سے کروائی گئی ہے، تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) پانچ منصوبہ جات کے متعلق درخواستیں دی گئی تھیں جو کہ نمٹا دی گئی تھیں۔ درخواستیں ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال کے جز (ج) میں پوچھا تھا کہ ان منصوبوں میں کتنے مکمل ہو چکے ہیں، کتنے زیر تکمیل ہیں اور ان پر کتنی رقم علیحدہ علیحدہ خرچ ہو چکی ہے؟ اس کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ تکمیل شُدہ منصوبوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اس میں جڑانوالہ کی ایک dual road بھی شامل ہے اس کی ابھی تک تکمیل نہیں ہو سکی اور اس کے خلاف Anti-Corruption میں درخواست دی گئی تھی جس کی فوٹو کاپی ابھی مجھے provide کر دی گئی ہے لیکن یہ نہیں بتایا گیا کہ اس کی انکوائری کا کیا status ہے؟ میں نے یہ سوال 2021 میں دیا تھا۔ آپ دیکھیں کہ جو سڑک 2019 میں تعمیر ہونی تھی اس کا آج جواب دیا جا رہا ہے۔ اس حوالے سے Anti-Corruption نے جو انکوائری کی ہے اس کا کیا status ہے اور اس سڑک کی تعمیر کے حوالے سے جو audit ہونا تھا اس کا کیا ہوا ہے؟ اس حوالے سے مجھے آج بھی کوئی تفصیل مہیا نہیں کی گئی۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ سڑک اب تک کیوں مکمل نہیں ہو سکی، یہ سال 2020-2019 کی سکیمیں ہیں اور آج تک مکمل نہیں ہو سکیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی): جناب سپیکر! معزز ممبر نے جس سڑک کا ذکر کیا ہے یہ سڑک (PPP Mode(Public Private Partnership کے تحت مکمل ہونی تھی۔ اسی وجہ سے کچھ مشکلات پیش آئی ہیں اور اس سڑک کی تکمیل میں تاخیر ہوئی ہے۔ اب اس سڑک کو PPP Mode سے نکال دیا گیا ہے اور اس سڑک کی ایک side بن گئی ہے جبکہ دوسری side پر کام ہو رہا ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ اس سڑک پر قوم کے پیسے خرچ ہو رہے ہیں بلکہ وہاں پر قوم کا پیسا برباد ہو رہا ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی): جناب سپیکر! یہ سڑک PPP Mode کے تحت تعمیر ہوئی ہے تو اس میں قوم کا پیسا کیسے ضائع ہو گیا ہے؟

چودھری ظہیر الدین: جناب سپیکر! میرا تعلق بھی جڑانوالہ سے ہے۔ یہ سڑک dual carriage way ہے، ایک side کی سڑک بن گئی ہے اور دوسری side کی سڑک بن رہی ہے۔ یہ سڑک ADP میں بھی آچکی ہے۔ اس میں تاخیر اس لئے ہوئی ہے کہ پہلے یہ سڑک PPP Mode میں بن رہی تھی۔ اب چیئرمین P&D اور کمشنر نے لکھ کر بھیج دیا ہے کہ اس سڑک کو PPP Mode سے نکالا جائے کیونکہ یہ ADP کا پروگرام ہے اور اس کے لئے funds بھی allocate ہو چکے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! اس کا مطلب یہ ہے کہ اب یہ سڑک ADP میں reflect ہو گئی ہے۔

چودھری ظہیر الدین: جی ہاں! اب یہ سڑک PPP Mode سے نکل جائے گی۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! مجھے یہ بتائیں کہ محکمہ مواصلات و تعمیرات کے وزیر چودھری ظہیر الدین ہیں یا علی افضل ساہی صاحب ہیں، کیا میرے سوال کا جواب چودھری ظہیر الدین نے دینا ہے یا علی افضل ساہی صاحب نے دینا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری ظہیر الدین نے تو صرف وضاحت کی ہے۔ آپ کے سوال کا جواب تو منسٹر صاحب نے دے دیا ہے۔ چونکہ چودھری ظہیر الدین کا حلقہ ہے اس لئے انہوں نے اس حوالے سے تھوڑی سی وضاحت کر دی ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! رولز کے مطابق صرف متعلقہ منسٹر یا پارلیمانی سیکرٹری ہی جواب دے سکتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد طاہر پرویز! چونکہ چودھری ظہیر الدین کا حلقہ ہے اس لئے انہوں نے اس حوالے سے وضاحت کر دی ہے۔ منسٹر صاحب نے جواب دیا ہے کہ اب یہ سکیم ADP میں reflect ہو گئی ہے جبکہ پہلے یہ PPP Mode میں تھی۔ منسٹر صاحب نے بالکل to the point جواب دیا ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی): جناب سپیکر! میرا جواب sufficient تھا لیکن یہ سڑک چودھری ظہیر الدین کے حلقہ نیابت میں ہے اس لئے انہوں نے اس کو دوبارہ سے explain کر دیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ جناب محمد طاہر پرویز! اب آپ بتائیں کہ آپ کا مزید ضمنی سوال کیا ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں پھر سے اپنا ضمنی سوال دُہرا رہا ہوں۔ وہ مین روڈ ہے جو فیصل آباد کو جڑانوالہ سے link کرتی ہے۔ وزیر صاحب نے بتایا کہ وہ dual road ہے اب مجھے یہ بتائیں کہ جب وہ سکیم 2019 میں شروع ہوئی اور آج ہم 2022 میں کھڑے ہیں تو وہ روڈ پھر سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو گئی ہے۔ وہاں پر تین بار ٹھیکیدار بدلے گئے، جن لوگوں نے وہ روڈ بنائی تھی اُن کے خلاف انکوائریاں ہوئیں تو اُن انکوائریوں کا کیا بنا؟ اس جواب میں لکھ کر دیا گیا ہے کہ اُن لوگوں کے خلاف جو درخواستیں آئی تھیں وہ ہم نے نمٹا دی ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے پوچھا تھا کہ کس کس منصوبہ میں ناقص اور غیر معیاری material استعمال کرنے اور نقشہ سے ہٹ کر بنانے کی شکایت موصول ہوئی تھیں تو یہ جو دو تین درخواستیں لکھی گئی ہیں یہ بھی اس روڈ کی ہیں اور وہاں پر ماشاءاللہ چودھری ظہیر الدین کا حلقہ ہے اور میں وہاں سے گزر کر آتا ہوں میں آج بھی وہیں سے گزر کے آیا ہوں۔ وہ مین روڈ لاکھوں لوگوں کی گزر گاہ ہے اُس کا کام کیوں نہیں مکمل کروایا جا رہا؟ وزیر موصوف آج یہاں پر time frame دیں کہ ایک ماہ کے اندر، دو ماہ

کے اندر یا چھ ماہ کے اندر، کتنے ٹائم میں یہ سڑک مکمل ہو گی کیونکہ پچھلے سال بھی اسی روڈ کے بارے میں مجھے گول مول جواب دیا گیا اور میرے سوال کو pending کر دیا گیا تھا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد طاہر پرویز! آپ کا point آ گیا ہے کہ وزیر موصوف اس روڈ کی completion date confirm کر دیں۔ جی، وزیر موصوف!

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی): جناب سپیکر! میں نے وضاحت کر دی ہے کہ اس سڑک کا کام کیوں delay ہوا کیونکہ یہ کام PPP mode پر تھا تو اس کی delay کی یہی وجہ تھی۔ اب یہ PPP mode سے نکل کر ADP میں adequately reflect ہو جائے گی۔ اس کی تکمیل کا time frame تو نہیں دیا جا سکتا کیونکہ ہمیں تو اس حکومت کے time frame کا بھی نہیں پتا۔ میرے معزز ممبر دعا کریں کہ اگر اگلا tenure پاکستان تحریک انصاف کا ہوا اور اگلا بجٹ بھی ہم نے دیا تو انشاءاللہ یہ روڈ ADP میں reflect ہو گی اور مکمل ہو گی۔ شکریہ

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! وزیر موصوف نے on the floor of the House جواب دیا ہے کہ ہمیں تو یہ بھی پتا نہیں ہے کہ ہم نے رہنا ہے یا نہیں رہنا۔ وزیر صاحب حکومت کو represent کر رہے ہیں اور ہم آپ سے time frame مانگ رہے ہیں کہ یہ منصوبہ کب مکمل ہو گا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی): جناب سپیکر! اس روڈ کو اسی ADP میں ڈال دیں گے۔ اس روڈ کی ایک side مکمل ہو چکی ہے اور اب اس روڈ کو PPP mode سے نکال کر ADP میں ڈلوا دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ مین روڈ ہے لہٰذا اس کو priority پر مکمل کروا دیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی): جناب سپیکر! اس کو priority پر کرواتے ہیں انشاءاللہ۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں وزیر موصوف کے جواب سے مطمئن نہیں ہوں لیکن اگر آپ کہتے ہیں تو میں بیٹھ جاتا ہوں۔ میں تو عوام کے مفاد کی بات کر رہا ہوں۔ یہاں سے لاکھوں لوگوں کا روزانہ گزر ہوتا ہے کیونکہ یہ dual road ہے۔ 2019 گزر گیا، 2020 گزر گیا، 2021 گزر گیا اور

اب 2022 گزرنے کو ہے وہاں ٹول پلازے بنے ہوئے ہیں اور لوگ وہاں سے پیسے بٹور رہے ہیں۔ پنجاب حکومت جب عوام سے پیسے لے رہی ہے تو پھر سڑک کیوں نہیں بنائی جا رہی؟ پانچ سالوں کے اندر بھی اگر یہ سڑک نہیں بن سکی تو یہ کب بنے گی؟ مجھے وزیر موصوف سے time frame لے دیں اگر اُس ٹائم میں یہ سڑک نہ بنی تو پھر میں privilege motion لے کر آؤں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر مواصلات و تعمیرات صاحب! آپ ممبر موصوف کو کوئی cut off date بتا دیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی): جناب سپیکر! میں نے اس کا بڑی تفصیل سے جواب دے دیا ہے یہ روڈ PPP mode میں تھی۔ اب جو recent price rise کا issue ہے تو PPP mode پر اس کو کرنے پر تیار نہیں ہے تو اس روڈ کو جلدی مکمل کرنے کا واحد حل ہے کہ اس کو PPP mode سے نکال کر اس ADP میں ڈال دیں اور اگر اس ADP میں یہ روڈ نہ شامل ہو سکی تو next ADP میں انشاءاللہ لے آئیں گے تو میں نے time frame تو دے دیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد طاہر پرویز! آپ کے ضمنی سوالات پورے ہو گئے ہیں ان میں وزیر موصوف نے آپ کو وضاحت کر دی ہے کہ اس روڈ کی تعمیر کس وجہ سے late ہوئی ہے۔ بہر حال میں وزیر موصوف سے کہتا ہوں کہ اس روڈ کو priority پر رکھ کر محکمہ سے start کرا دیں اور آپ اس کی up date بھی رکھیں۔ محکمے کے ایک بندے سے کہہ دیں کہ وہ فاضل ممبر کو اس روڈ کے بارے میں up date کر دیا کریں تو اس سے علاقے کی بہتری ہو جائے گی۔ اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 6566 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ڈی او روڈز فیصل آباد کی تعیناتی اور بھرتی سے متعلقہ تفصیلات

***6566: جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) موجودہ D.O روڈز فیصل آباد کب سے اس عہدہ پر تعینات ہیں؟

(ب) D.O روڈز فیصل آباد کی اسامی کس گریڈ کی ہے موجودہ ملازم کا عہدہ، گریڈ اور تجربہ بتائیں وہ کس کس جگہ فرائض سرانجام دے چکا ہے؟

(ج) D.O روڈز فیصل آباد نے اپنی تعیناتی کے دوران کتنے موجودہ ملازمین کس کس عہدہ اور گریڈ پر کون کون سے ملازم بھرتی کئے ہیں ان کے نام، عہدہ و گریڈ تعلیم اور پتاجات بتائیں؟

(د) اس کے زیر استعمال کون کون سی سرکاری گاڑیاں ہیں، ان کے اخراجات کی تفصیل سال وار بتائیں؟

(ہ) اس کے خلاف موجودہ عہدہ پر جب سے تعینات ہوئے ہیں کون کون سی انکوائریاں ہوئی ہیں اور کون کون سی شکایات ہیں ان کی سرکاری رہائش کی تفصیل مع اخراجات بتائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی):

(الف) فیصل آباد میں D.O روڈز کا عہدہ موجود نہ ہے۔

(ب) D.O روڈز کا عہدہ ختم ہو چکا ہے۔

(ج) D.O روڈز کا عہدہ موجود نہ ہے۔

(د) D.O روڈز کا عہدہ موجود نہ ہے۔

(ہ) D.O روڈز کا عہدہ موجود نہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! جواب میں بتایا گیا ہے کہ ڈی او روڈز، فیصل آباد کا عہدہ ہی نہ ہے۔ اگر وہاں پر ڈی او روڈز کا عہدہ موجود نہ ہے تو پھر اُن کی جگہ پر کون کام کر رہا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی): جناب سپیکر! میں معزز ممبر کو گوش گزار کرنا چاہتا ہوں کہ اس محکمے کی 2016 میں بھی restructuring ہوئی تھی اور اس کے بعد ڈی او روڈز کا عہدہ ختم کر دیا گیا اب اُس کی جگہ ایگزیکٹو انجینئر روڈز کنسٹرکشن کا عہدہ ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! ایگزیکٹو انجینئر روڈز کے زیر استعمال کون سی گاڑی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی): جناب سپیکر! ان کے زیر استعمال کرولا گاڑی ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! ان ایگزیکٹو انجینئر کے خلاف کتنی انکوائریاں pending پڑی ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی): جناب سپیکر! فی الحال ان کے خلاف کسی قسم کی انکوائری pending نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال نمبر 6567 میاں عبدالرؤف کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 6568 بھی میاں عبدالرؤف کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال سیدہ زہرا نقوی کا ہے۔

سیدہ زہرا نقوی: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 6580 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں مالی سال 21-2020 میں سڑکوں کی تعمیر کے لئے مختص رقم سے متعلقہ تفصیلات

***6580: سیدہ زہرا نقوی:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) مالی سال 21-2020 میں سڑکوں کی تعمیر کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی؟

(ب) مالی سال 21-2020 میں کونسے نئے منصوبے متعارف کرائے گئے ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی):

(الف) مالی سال 21-2020 میں سڑکوں کی تعمیر کے لئے 29.8۔ ارب کی رقم مختص کی گئی تھی۔

(ب) مالی سال 21-2020 میں متعارف کروائے گئے منصوبوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سیدہ زہرا نقوی: جناب سپیکر! میں نے کچھ details مانگی تھیں وہ مجھے مل گئی ہیں۔ بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سیدہ زہرا نقوی جواب سے مطمئن ہیں۔ اگلا سوال نمبر 6651 جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کے سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 6663 جناب بابر حسین عابد کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کے سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 6664 بھی جناب بابر حسین عابد کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کے سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 6748 جناب منیب الحق کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کے سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال آغا علی حیدر کا ہے۔ جی، آغا صاحب!

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 6791 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ننکانہ صاحب بچیکی سے سید والا، موڑ کھنڈا علی جج روڈ کی تعمیر و مرمت مع لاگت سے متعلقہ تفصیلات

***6791: آغا علی حیدر:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) بچیکی سے سید والا، بچیکی سے موڑ کھنڈا اور پل کمہاراں سے علی جج روڈ تحصیل و ضلع ننکانہ صاحب کب اور کتنی لاگت سے بنائی گئی ہر سڑک کی تفصیل الگ الگ بیان کریں؟

(ب) جب سے مذکورہ سڑکیں بنائی گئی ہیں ان کی تعمیر مرمت پر کتنی رقم خرچ کی گئی ہے ہر سڑک کی تفصیل الگ فراہم کریں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ تمام سڑکیں انتہائی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں جس کی وجہ سے آئے روز حادثات رونما ہوتے رہتے ہیں؟

(د) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت تمام سڑکوں کی ہنگامی بنیادوں پر سپیشل تعمیر مرمت کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی):

(الف) بجیکی سے سید والا کی بحالی کا کام جاری ہے جس کا تخمینہ لاگت 834.907 ملین روپے ہے۔ بجیکی سے موڑ کھنڈا سڑک کو مالی سال 23-2022 کی ADP میں شامل کر لیا گیا ہے۔ اس کا تخمینہ لاگت مبلغ 2900.000 ملین روپے لگا کر P&D Department کو منظوری کے لئے بھیج دیا گیا ہے۔ منظوری ہونے اور فنڈز مہیا ہونے کے بعد کام شروع کر دیا جائے گا۔ پل کمہاراں سے علی جج روڈ لمبائی 8.40 کلو میٹر کا کام 128.755 ملین روپے لاگت میں مالی سال 22-2021 میں مکمل کر دیا گیا تھا۔

(ب) (1) بجیکی سے سید والا نئی سڑک تعمیر ہو رہی ہے۔ اس سے پہلے مذکورہ سڑک کی مرمت پر کوئی رقم خرچ نہ کی گئی۔

(2) بجیکی سے موڑ کھنڈا Provincial Highway نے 2013 میں 75 ملین روپے کی لاگت سے تعمیر کروائی تھی۔ مذکورہ سڑک کی مرمت پر کوئی رقم خرچ نہ کی گئی۔

(3) پل کمہاراں سے علی جج روڈ نئے سرے سے مکمل تعمیر ہو چکی ہے۔ اس سے پہلے مذکورہ سڑک کی مرمت پر کوئی رقم خرچ نہ کی گئی۔

(ج) یہ درست نہ ہے ان میں سے ایک سڑک پل کمہاراں سے علی جج نئے سرے سے مکمل تعمیر ہو چکی ہے۔ بجیکی سے سید والا تعمیر ہو رہی ہے۔ اور اس پر معمول سے ہٹ کر کوئی حادثہ نہ ہوا ہے۔

(د) حکومت تمام سڑکیں ہنگامی بنیادوں پر تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اس ضمن میں پل کمہاراں سے علی جج روڈ لمبائی 8.40 کلو میٹر کا کام 128.755 ملین روپے کی لاگت میں مکمل کر دی گئی ہے۔ بجیکی سے سید والا کی بحالی کا کام جاری ہے جس کا تخمینہ لاگت 834.907 ملین روپے ہے۔ بجیکی سے موڑ کھنڈا سڑک کو مالی سال 23-2022 کی ADP میں شامل کر لیا گیا ہے اس کا تخمینہ لاگت مبلغ 2900.00 ملین روپے لگا کر پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ کو منظوری کے لئے بھیج دیا گیا ہے۔ منظوری ہونے اور فنڈز مہیا ہونے کے بعد کام شروع کر دیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! میں نے اس پر صرف ایک دو چیزیں پوچھنی ہیں۔ بچیکی سے موڑ کھنڈا کا جو روڈ ہے اس ADP میں اس کے حوالے سے تو کوئی پیسے نہیں ہیں لیکن انہوں نے میرے سوال کے جواب میں لکھا ہوا ہے کہ تقریباً 128 ملین اس روڈ کے لئے مل گئے ہیں۔ یہ روڈ تو ADP میں ہے ہی نہیں۔ یہ پتا نہیں کس طریقے سے پیسے انہوں نے add کر دیئے ہیں اور ابھی تک ادھر کوئی کام شروع ہی نہیں ہوا۔ ادھر نہ ہی ایسا لگ رہا ہے کہ کوئی کام ہونا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آغا صاحب! آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! بچیکی سے موڑ کھنڈا روڈ کا میں نے پوچھا ہے کہ وہ کب شروع ہو گی اور انہوں نے اس کے لئے کتنے پیسے رکھے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ کا سوال ہے کہ یہ کب شروع ہو گی اور کب اس کا اختتام ہو گا؟

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! ابھی تک ADP میں اس روڈ کے حوالے سے کوئی پیسے نہیں رکھے گئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وہ منسٹر صاحب بتا دیتے ہیں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی): جناب سپیکر! یہ سکیم ADP میں reflect ہو رہی ہے اور اس کے against جو پیسے ہیں وہ میں نے ان کے جواب میں بتا دیئے ہیں۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آغا صاحب! آپ منسٹر صاحب کا جواب سن تو لیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی): جناب سپیکر! یہ اجلاس کے بعد میرے چیمبر میں تشریف لے آئیں۔ ڈیپارٹمنٹ کے لوگ بھی موجود ہوں گے تو میں ان کی تسلی کروا دوں گا۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! منسٹر صاحب پتا نہیں کیا کہہ رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آغا صاحب! آپ کی attention divert ہو گئی تھی۔ آپ سب خاموش رہیں صرف منسٹر صاحب کو جواب دینے کا موقع دیں اور let Agha Sahib to be clarified by the minister concerned. جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی): جناب سپیکر! میں اپنے معزز ممبر سے یہی عرض کر رہا ہوں کہ آپ اجلاس کے بعد میرے پاس تشریف لے آئیں۔ میں نے ڈیپارٹمنٹ کے متعلقہ لوگوں کو بلوایا ہوا ہے۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آغا صاحب! پہلے آپ منسٹر صاحب کی بات سن لیں۔ وہ آپ کی بات کا ہی جواب دے رہے ہیں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی): جناب سپیکر! میں نے ان کو پہلے بھی بتا دیا ہے کہ یہ ADP میں reflect ہو رہا ہے۔ اس کے against پیسے ADP میں موجود ہیں اور انشاءاللہ یہ اپنے مقررہ ٹائم پر مکمل ہو جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب! ان کا دوسرا ضمنی سوال ہے کہ ADP میں کتنے پیسے ہیں؟ اس کا بھی ان کو بتا دیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی): جناب سپیکر! بالکل یہ میں ان کو ڈیپارٹمنٹ سے exact پوچھ کر بتا دوں گا۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! یہ ڈیپارٹمنٹ کی بات نہیں ہے۔ میں نے خود ڈیپارٹمنٹ سے check کیا ہے ادھر ابھی اس بارے میں کوئی بات نہیں ہے۔ یہ آپ کو غلط بتا رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آغا صاحب! منسٹر صاحب ایک ذمہ دار آدمی ہیں۔ یہ on the floor of the House غلط بیانی نہیں کر سکتے۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! یہ کب شروع ہونی ہے کوئی پتا نہیں ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: آغا صاحب! عوام کی بہتری کے لئے اس کا یہ solution نکال لیتے ہیں کہ منسٹر صاحب یہاں موجود ہیں جب یہ اپنے چیمبر میں چلے جائیں گے تو آپ بھی ان کے ساتھ تشریف لے جائیں اور ڈیپارٹمنٹ کو بلوا کر اس معاملہ کو sort out کروا دیں گے۔ میں نے منسٹر صاحب کو کہہ دیا ہے کہ اس کا solution نکالیں۔

آغا صاحب! یہ منسٹر صاحب آج ہی کروادیں گے۔ اب آپ اس پر مزید بحث نہ کریں میں نے منسٹر صاحب کو کہہ دیا ہے وہ آج ہی آپ کے concern کو address کرادیں گے۔(قطع کلامیاں)

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں request کروں گا کہ House in order کریں۔This is no way جو attitude معزز ممبر اپنا رہے ہیں یہ کسی معزز رکن کا attitude نہیں ہو سکتا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آپ نے خود فرمایا ہے کہ آغا صاحب چیمبر میں آجائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آغا صاحب! آپ میری بات سنیں۔ آپ نے عوام کی بہتری کے لئے اتنا important سوال پوچھا ہے۔ آپ اس کو بیٹھ کر sort out کرالیں۔ اس طرح بحث برائے بحث سے اصلاح نہیں ہو گی۔Anyhow میں نے آپ کو بتادیا ہے۔

منسٹر صاحب! آج آپ نے ان کو address کروا کے بھیجنا ہے۔ اگلا سوال نمبر 6817 سید عثمان محمود کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کے سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 6835 بھی سید عثمان محمود کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کے سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 6863 سید خاور علی شاہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا ان کے سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال رانا منور حسین کا ہے۔ جی، رانا صاحب!

رانا منور حسین: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 6921 ہے۔ میں منسٹر صاحب سے گزارش کروں گا کہ میرے سوال کا جواب ایوان میں پڑھ دیں۔ اس کے بعد میں ضمنی سوال کروں گا۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی): جناب سپیکر! معزز ممبر پہلے اپنا سوال پڑھ دیں پھر میں اس کا جواب پڑھ دوں گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: سرگودھا روڈ چک نمبر 58 تا سلانوالی روڈ کی تعمیری لاگت اور تکمیل سے متعلقہ تفصیلات

*6921: **رانا منور حسین:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) چک نمبر 58 جنوبی فیصل آباد سرگودھا روڈ سے 119 موڑ چک نمبر 126 جنوبی گیمن تا سلانوالی روڈ کا پراجیکٹ کتنی لاگت سے منظور ہوا کتنا کام مکمل ہو چکا ہے؟

(ب) 119 موڑ سے شاہین آباد اور 120 جنوبی سے 58 جنوبی فیصل آباد سرگودھا روڈ تک کتنا کام بقیہ رہتا ہے کب تک مکمل ہو جائے گا۔ مزید بتائیں کہ منظور شدہ پراجیکٹ کو کیوں روکا گیا؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی):

(الف) تعمیر سڑک از سلانوالی تا 58 جنوبی براستہ 126 جنوبی (گیمن) لمبائی سڑک 39.80 کلومیٹر ضلع سرگودھا یہ پراجیکٹ 3 گروپ پر مشتمل ہے جس کا تخمینہ لاگت 1254.00 ملین سے منظور ہے کل لمبائی میں سے 30.00 کلومیٹر کا کام مکمل کر لیا گیا ہے جبکہ گروپ 3 کی 9.80 کلومیٹر کا کام جاری ہے ۔اس سڑک کا گروپ نمبر 1 جس کی لمبائی 20 کلومیٹر ہے مکمل ہو چکا ہے۔ گروپ نمبر 2 جس کی لمبائی 10 کلومیٹر ہے مکمل ہو چکا ہے۔ گروپ نمبر 3 جس کی لمبائی 9.80 کلومیٹر ہے اس پر کام جاری ہے فنڈز کی دستیابی پر کام رواں سال میں مکمل کر دیا جائے گا۔

(ب) مذکورہ سڑک کی کل لمبائی 39.80 کلومیٹر ہے 30.00 کلومیٹر مکمل کر لیا گیا ہے جبکہ 9.80 کلومیٹر کا کام جاری ہے جس کی مدت تکمیل 25.11.2023 تک ہے فنڈز کی کمی کی وجہ سے پراجیکٹ سست روی کا شکار ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

رانا منور حسین: جناب سپیکر! مجھے جز (الف) کے جواب کے آخر میں بتایا گیا ہے کہ گروپ نمبر 3 جس کی لمبائی 9.80 کلومیٹر ہے اس پر کام جاری ہے فنڈز کی دستیابی پر کام رواں سال میں مکمل کر دیا جائے گا جبکہ جز (ب) میں بتایا گیا ہے کہ مذکورہ سڑک کی کل لمبائی 39.80 کلومیٹر ہے۔

30.00کلومیٹر مکمل کر لیا گیا ہے جبکہ 9.80کلومیٹر کا کام جاری ہے جس کی مدت تکمیل 25.11.2023تک ہے فنڈز کی کمی کی وجہ سے پراجیکٹ سست روی کا شکار ہے۔

جناب سپیکر! یہ بجٹ 23-2022کا ہے۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ 2023-11-25 تک اس پراجیکٹ کو مکمل کرنا ہے اور یہ سست روی کا شکار ہے۔ میری صرف یہ گزارش ہے کہ اس سال کا جو بجٹ ہے اس میں اس پر کتنی رقم رکھی گئی ہے۔ یہی contradiction ہے کہ انہوں نے کہا ہے کہ اس سال اس کو مکمل کر لیا جائے گا۔ اگر انہوں نے اس سال اس کو مکمل کرنے کا ارادہ کیا ہوا ہے اور اپنے جواب میں بھی انہوں نے فرمایا ہے تو پھر 2023-11-25 کی تاریخ کیوں دی گئی ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی): جناب سپیکر! اس میں contradiction تو کسی قسم کی نہیں ہے۔ میں اپنے جواب کو دوبارہ پڑھ دیتا ہوں کہ فنڈز کی دستیابی پر کام رواں سال میں مکمل کر دیا جائے گا لیکن اس کی completion کا جو time frame ہے وہ 2023-11-25 کا ہے۔ محکمہ کوئی پراجیکٹ چار یا پانچ سال کے لئے conceive کرتے ہیں لیکن جلد فنڈز مل جائیں تو جلد کام مکمل ہو جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ رانا صاحب! دوسرا ضمنی سوال کریں۔

رانا منور حسین: جناب سپیکر! میں اس ہاؤس کو تھوڑا apprise کرنا چاہتا ہوں کہ یہ سڑک بہت اہمیت کی حامل ہے۔ یہاں اسمبلی میں اس پر کئی دفعہ پہلے بھی بات ہو چکی ہے۔ سرگودھا میں Stone Crushing Industry ہے جہاں سے اربوں روپے کا سالانہ ریونیو پنجاب حکومت کو وصول ہوتا ہے۔ یہ واحد سڑک ہے جو مین روڈ کو access دیتی ہے۔ اس سڑک پر چھ سالوں سے ایک مستری اور دو مزدور لگے ہوئے ہیں۔ یہ 17-2016 کا پراجیکٹ ہے۔ اس کے 30کلومیٹر کا کام بڑی تیزی سے مکمل ہوا تھا بعد میں گروپ 2اور گروپ 3 میں ایک مستری اور دو مزدور لگا کر کام کو سست روی کا شکار کیا گیا ہے۔ یہاں سے کروڑوں اربوں روپیہ پنجاب حکومت کو مل رہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا صاحب! میں نے آپ کی بات سن لی ہے اور میں سمجھ گیا ہوں۔ منسٹر صاحب! رانا صاحب کی تقریر کا مقصد یہ ہے کہ اس سڑک کو ترجیحی بنیادوں پر مکمل کیا جائے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی): جناب سپیکر! اس سڑک کی اہمیت سے تو کسی نے انکار نہیں کیا۔ معزز رکن نے اس ہاؤس کو اس مسئلہ سے آگاہ کیا ہے کیونکہ اس ہاؤس کے کسی ممبر کو معلوم نہیں تھا کہ مستری سڑکیں بناتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! آپ اس سڑک کو ترجیحی بنیادوں پر مکمل کرائیں اور جیسے ہی فنڈز ملیں اس کے کام کو تیز کیا جائے۔ اگلا سوال محترمہ سبرینہ جاوید کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ سبرینہ جاوید: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 6969 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع جہلم اور راولپنڈی کی سڑکوں کی تعمیر اور پیچ ورک سے متعلقہ تفصیلات

***6969: محترمہ سبرینہ جاوید:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سال 20-2019 اور سال 21-2020 میں ضلع جہلم کی سڑکوں کی مرمت پر کل کتنی رقم خرچ کی گئی؟

(ب) سال 20-2019 اور 21-2020 میں جن جن علاقوں میں سڑکوں کی تعمیر کی گئی ان علاقوں کے نام اور سڑکوں کے نام تفصیل سے بیان فرمائیں؟

(ج) سال 20-2019 اور سال 21-2020 میں راولپنڈی کی کن کن سڑکوں پر پیچ ورک کیا گیا نیز جن جن علاقوں میں پیچ ورک اور ٹوٹی سڑکوں کی دوبارہ تعمیر کی گئی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) جہلم میں پیچ ورک کی گئی سڑکوں پر حکومت نے کل کتنی رقم خرچ کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی):

(الف) ضلع جہلم کی سڑکوں پر سال 20-2019 میں 88.539 ملین روپے خرچ ہوئے جبکہ سال 21-2020 میں 125.616 ملین روپے خرچ ہوئے۔

(ب) سال 20-2019 اور 21-2020 میں جن جن علاقوں میں سڑکوں کی تعمیر کی گئی ان علاقوں کے نام اور سڑکوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ضلع جہلم میں سڑکوں پر پیچ ورک کی مد میں سال 20-2019 میں 2.821 ملین روپے خرچ ہوئے سال 21-2020 میں 3.953 ملین روپے خرچ ہوئے تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ سبرینہ جاوید: جناب سپیکر! مجھے حکومت کی طرف سے تفصیلی جواب مل گیا ہے۔ میں اپنے سوال کے جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ شازیہ عابد کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 7079 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

راجن پور: فاضل پور تالنڈی سیداں ڈبل روڈ کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

***7079: محترمہ شازیہ عابد:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع راجن پور فاضل پور تالنڈی سیداں ڈبل روڈ کب بنائی گئی اس روڈ کی لمبائی اور چوڑائی بتائی جائے؟

(ب) اس سڑک کی سالانہ مرمت اور تعمیر پر سال 18-2017، 19-2018 اور 20-2019 میں کتنی رقم خرچ ہوئی، تفصیل سال وار بتائیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ یہ روڈ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اور جگہ جگہ گڑھے پڑ گئے ہیں محکمہ کی عدم توجہی کے باعث سڑک کی مرمت خواب بن کر رہ گئی ہے روز بروز بھاری ٹریفک کی آمد و رفت سے سڑک چند ہی روز میں مکمل تباہ حالی کا شکار ہے؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس سڑک کی تعمیر کی از سر نو تعمیر / مرمت کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات(جناب علی افضل ساہی):

(الف) فاضل پور تالنڈی سیداں سڑک کی کل لمبائی 41 کلو میٹر ہے جو کہ دو حصوں میں بنائی گئی ہے۔

(i) فاضل پور تا حاجی پور سڑک کی لمبائی 15 کلو میٹر اور چوڑائی 20 فٹ ہے جو کہ سال 15-2014 میں بنائی گئی تھی۔

(ii) حاجی پور تالنڈی سیداں روڈ 26 کلو میٹر لمبائی اور 20 فٹ چوڑائی ہے جو کہ سال 16-2015 میں بنائی گئی۔

(ب) تفصیل درج ذیل ہے۔

(i) فاضل پور تا حاجی پور روڈ کی تعمیر 15-2014 میں شروع ہوئی اور سال 18-2017 میں مکمل ہوئی۔ جس پر کل 217.408 ملین لاگت آئی۔ سال 18-2017 میں 1.265 ملین رقم خرچ ہوئی۔ تعمیر کی مد میں 19-2018 اور 20-2019 میں کوئی رقم خرچ نہ ہوئی۔

(ii) حاجی پور تالنڈی سیداں روڈ کی تعمیر پر سال 18-2017 میں 208.750 ملین 'سال 19-2018 میں 21.876 ملین اور سال 20-2019 میں 69.000 ملین رقم خرچ ہوئی۔ مزید یہ کہ ان سڑکوں پر سالانہ مرمت کی مد میں اب تک کوئی رقم خرچ نہ کی گئی ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ یہ روڈ فاضل پور سے حاجی پور تک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔ جبکہ حاجی پور سے لنڈی سیداں تک سڑک ٹھیک حالت میں تھی لیکن حالیہ سیلاب کی وجہ سے سڑک کو بہت نقصان ہوا ہے۔ سڑک کی برمز اور کنارے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں۔ یہ غلط ہے کہ سڑک چند روز میں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوئی تھی۔

(د) فنڈز کی دستیابی پر حالیہ سیلاب سے متاثرہ سڑک کی مرمت کا کام کر دیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! مجھے جز(ج) میں جواب دیا گیا ہے کہ یہ درست ہے کہ یہ روڈ فاضل پور سے حاجی پور تک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔ میرا ابھی بنیادی سوال یہی تھا کہ یہ روڈ

انتہائی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے تو کیا حکومت اس کو بنانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ارادہ ہے تو کب تک یہ بنانا شروع کریں گے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی): جناب سپیکر! حکومت اس کو بنانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ فنڈز کی دستیابی پر اس کو ترجیحی بنیادوں پر مکمل کیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! بات ہی یہی ہے کہ فنڈز کی دستیابی تو قیامت تک کی تاریخ دینے والی بات ہو گی۔ یہ کب تک اس سڑک کو بنانا شروع کریں گے۔ یہ کوئی تاریخ دے دیں کہ کب تک کام شروع ہو گا؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی): جناب سپیکر! فنڈز کی دستیابی پر ہی کام مکمل ہو گا۔

جناب سپیکر! میں ہاؤس کے علم میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ اس دفعہ جب ADP بنایا گیا تو M&R میں ایک ہزار روپیہ رکھا گیا جبکہ ہماری جو پرانی liabilities تقریباً 8 billions کی تھیں۔ اس سے پہلے ہمیشہ جب ADP بنایا گیا تو M&R میں تقریباً 8 to 9-billions رکھے جاتے تھے۔ یہ ADP انہوں نے منظور کیا تھا۔ ان کی دو ماہ کے لئے حکومت آئی تو اس میں یہ ADP منظور ہوا۔ اگر معزز ممبران کو عوام کے دکھ، درد اور تکلیف کا احساس تھا تو M&R کے لئے پیسے رکھے جاتے۔ بہرحال سوموار کو ہمیں M&R کی مد میں 3.5 billions ملے ہیں۔ میں یہ بھی گوش گزار کرنا چاہتا ہوں کہ ہمیں تقریباً 45 billions روپے پورے پنجاب میں M&R کا کام کرنے کے لئے چاہئیں اور ہمیں 3.5 billions روپے ملے ہیں۔ ہمیں اب ان roads کو prioitize کرنا پڑے گا۔ یہ سڑک بھی اہمیت کی حامل ہے۔ انشاءاللہ اس کو بھی prioitize کیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ بڑا معقول جواب ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی): جناب سپیکر! یہ ضمنی سوال نہیں کر سکتے۔ جس ممبر کا سوال ہے وہ ضمنی سوال کرے گا۔ میں آپ کو Rules of Procedure کی کتاب دے دوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ سوال محترمہ شازیہ عابد کا ہے۔ پہلے ان کی تسلی و تشفی ہونی چاہئے۔ محترمہ! کیا آپ کی تسلی ہوئی ہے؟

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! نہیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر ایک وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ محترم ساہی صاحب نے کہا ہے، راجہ بشارت صاحب اور چودھری ظہیر الدین بھی بیٹھے ہیں یہ سینئر پارلیمنٹیرینز ہیں۔ ساہی صاحب میرے چھوٹے بھائی ہیں انہوں نے کہا ہے کہ ایک ہزار روپیہ رکھا گیا ہے۔ ایسا نہیں ہوتا بلکہ ہوتا یہ ہے کہ ایک ممبر کٹوتی کی تحریک بجٹ میں دیتا ہے، صحیح رقم علیحدہ ہوتی ہے اور وہ ممبر کہتا ہے کہ رقم کم کر کے ایک ہزار یا ایک روپیہ کر دی جائے اس لئے یہ اس کو پڑھ لیں یا راجہ بشارت صاحب سے پوچھ لیا جائے۔ یہاں ایک ہزار روپیہ نہیں رکھا گیا بلکہ اس کے لئے زیادہ فنڈز رکھے گئے ہیں۔ یہ عام routine کی کارروائی ہوتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ان کا ایک ہزار روپیہ کہنے کا مطلب تھا کہ token money رکھا گیا لیکن وہ بول رہے ہیں کہ اب پیسے release ہو گئے ہیں اب کام کو prioritize کر دیں گے۔ جی، محترمہ شازیہ عابد آپ بات کر لیں یہ آپ کا آخری ضمنی سوال ہے۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! میرا منسٹر صاحب سے ایک آخری سوال یہ ہے کہ یہ کس base پر prioritize کریں گے جبکہ میرے ڈسٹرکٹ میں سیلاب آیا ہوا ہے اور سارے roads بُری طرح سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں تو ان کو چاہئے کہ وہاں سے شروع کریں منسٹر صاحب یہاں ہاؤس کو بتائیں کہ میں وہاں سے شروع کر رہا ہوں یہاں پر سیلاب آیا ہوا ہے۔ یہ admit بھی کر رہے ہیں کہ سیلاب کی وجہ سے بہت سی roads ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں۔ یہ وہاں سے کام شروع کریں تو ہم مانیں کہ ہمارے لئے کچھ کام ہو رہا ہے ورنہ یہ تو ہوا میں باتیں کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ شازیہ عابد ہم گورنمنٹ سے پوچھ لیتے ہیں کہ اس پر ان کا prioritize کرنے کا اپنا کیا plan ہے۔منسٹر صاحب آپ ان کو overall بتا دیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی): جناب سپیکر! انہوں نے ٹھیک نشاندہی کی ہے بلکہ یہی criteria ہوتا ہے۔ جس جگہ پر سیلاب آیا ہے یہ ہمیں پتا ہے کہ ادھر emergency basis پر کام کرنے کی ضرورت ہے لہٰذا اسی لئے یہ جو دو ڈسٹرکٹ ہیں South Punjab کے DG khan and Rajanpur ان کا priority bases پر کام ہو گا۔ہم نے اپنا complete estimation بھی کر لیا ہے۔سیلاب سے جو تباہ کاریاں ہوئی ہیں ہمیں اس کو cover کرنے کے لئے roughly around twenty to twenty five billion اضافی رقم چاہئے۔لہٰذا میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ ان دو ڈسٹرکٹ کو زیادہ فنڈز ملے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال نمبر 7208 جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔۔۔وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال نمبر 7212 سید خاور علی شاہ کا ہے۔۔۔وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال محترمہ عائشہ اقبال کا ہے۔جی، اپنا سوال نمبر بولیں۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 7228 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بھکر: پل 214 غلہ منڈی کے پراجیکٹ کے التواء سے متعلقہ تفصیلات

*7228: **محترمہ عائشہ اقبال:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع بھکر میں واقع پل 214 غلہ منڈی کا پراجیکٹ کتنے عرصہ سے التواء کا شکار ہے اس کی کیا وجوہات ہیں مکمل تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) مذکورہ بالا پراجیکٹ کے لئے اب تک کتنا بجٹ جاری کیا گیا ہے؟ نیز اس کے فنڈ استعمال کی تفصیلات فراہم کی جائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی):

(الف) مذکورہ پل کا پراجیکٹ ضلع کونسل بھکر سے متعلقہ ہے۔

(ب) ایضاً۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! میرا سوال غلہ منڈی کے بارے میں تھا کسی پل کے بارے میں نہیں تھا۔ اگر غلہ منڈی کا تعلق اس محکمہ سے نہیں ہے تو میری درخواست ہے کہ اس سوال کو متعلقہ محکمہ کو refer کر دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال نمبر 7291 جناب منیب الحق کا ہے۔۔۔وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری اختر علی کا ہے۔ جی، اپنا سوال نمبر بولیں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 7316 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

وحدت کالونی کے کوارٹرز کی تزئین و آرائش اور مرمت کے لئے فنڈز کے اجراء سے متعلقہ تفصیلات

***7316: چودھری اختر علی:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ وحدت کالونی لاہور کے گھروں کی تزئین و آرائش اور مرمت کے لئے فنڈز کا اجراء کیا جاتا ہے؟

(ب) اگر یہ درست ہے تو کیا فنڈز کا اجراء مساویانہ طور پر ہوتا ہے؟

(ج) کیا درج ذیل کوارٹروں کے لئے فنڈز کا اجراء کیا گیا اگر ہاں تو گزشتہ 5 سالوں میں ان کوارٹروں کے لئے کتنا فنڈ جاری کیا گیا کوارٹر وائز جاری کردہ رقم سال وائز کام کی نوعیت اور ٹھیکیدار کا نام علیٰحدہ علیٰحدہ ساری تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

کوارٹر نمبرز B-33,B-9,A-65,A-62,K-10,K-4,K-19,K-66,

A-19,O-20,D-4,D-36

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی):

(الف) ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ کام کی نوعیت کے مطابق ہر گھر کا کام کیا جاتا ہے اور کیے گئے کام کے مطابق فنڈز کا اجراء کیا جاتا ہے۔

(ج) گزشتہ 5 سالوں میں K-10, A-62, A-65, B-9, B-33, D-36, D-04, O-20, A-19, K-66, K-19, K-4 ان کوارٹروں میں جو فنڈز جاری ہوئے ان کے کام کی نوعیت اور ٹھیکیداران کی تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال لاہور میں وحدت کالونی کی rehabilitation کے بارے میں ہے۔ یہ لاہور کی ایک بہت ہی قدیمی کالونی ہے اور جہاں پر ہزاروں کی تعداد میں سرکاری رہائشگاہیں ہیں۔ وحدت کالونی لاہور کے گھروں کی تزئین و آرائش اور مرمت کے لئے فنڈز کا اجراء مساویانہ طور پر تقسیم کی جاتی ہے یا اپنے طور پر ہی funds allocate کر دیئے جاتے ہیں۔ منسٹر صاحب سے میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ department نے اپنے جواب میں کہا ہے کہ اس میں ہم نوعیت کے حساب سے فنڈز نہیں دیتے ہیں تو کیا یہ فنڈز quotation یا tender کے ذریعے دیئے جاتے ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی): جناب سپیکر! یہ فنڈز tender کے ذریعے دیئے جاتے ہیں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال ہے کہ جز (ج) میں کچھ کوارٹروں کے نمبر دیئے ہوئے ہیں لیکن انہوں نے ان کی حالت زار نہیں بتائی وہاں پر سرکاری افسران کی رہائشگاہیں ہیں میں نے پانچ سال کا data مانگا تھا۔ میرے پاس پانچ سال کا data آیا ہے۔ اس data میں 90 ہزار روپے، 99 ہزار روپے اور ایک لاکھ روپے فنڈز کی allocation بھی کی گئی ہے لیکن چند ہزار روپے کے فنڈز استعمال کیے گئے ہیں۔ وہاں موقع پر کوارٹروں کی یہ حالت ہے کہ گوناگوں حالت میں سرکاری ملازمین وہاں پر رہائش پذیر ہیں اور یہ scandalized بھی ہوا اور media پر خبر بھی چلی ہے

کہ وحدت کالونی کی رہائش گاہوں کا فنڈز خورد برد کیا جاتا ہے۔ منسٹر صاحب سے میں کہتا ہوں کہ اس کے اوپر کوئی check and balance یا کوئی inquiry committee بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی): جناب سپیکر! معزز ممبر اگر کوئی شکایت ہے تو written میں دے دیں تو ہم اس پر inquiry committee بنا دیں گے۔ media reports کا انہوں نے اپنے سوال میں ذکر نہیں کیا صرف کوارٹروں کی تفصیل کا بولا تھا وہ فراہم کر دی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب آپ کے سوال میں شکایت تو نہیں تھی۔ آپ اس کو written میں منسٹر صاحب کو دے دیں تا کہ یہ اس کے اوپر کوئی step لے سکیں اور جو آپ نے media reports کی بات کی ہے وہ بھی ساتھ میں attach کر دیں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! اپنی بات نہیں کر رہا اور نہ ہی ہاؤس میں کسی ممبر کی یہ بات ہے یہ ایک ایسی رہائش گاہ ہے جو قدیمی ہے اور جو لاہور میں سب سے پرانی سرکاری رہائش گاہیں ہیں۔ وہاں پر ہزاروں کوارٹر ہیں اور لاکھوں لوگ وہاں پر رہائش پذیر ہیں منسٹر صاحب کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں وہاں پر فنڈز تو جاتے ہیں لیکن استعمال نہیں ہوتے اور اگر وہ استعمال نہیں ہوتے تو میں ان کے علم میں یہ لانا چاہتا ہوں کہ department اس کے اوپر کوئی check and balance رکھے لہٰذا پتا چل سکے کہ وہاں کے لوگ آہ و بکا کیوں کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب جو چودھری اختر علی کا concern ہے کہ آپ اس معاملہ کو personally دیکھیں کیوں کہ یہ قدیمی رہائش گاہیں ہیں اور وہاں پر فنڈز کی utilization اچھی طرح ہو سکے۔ اگلا سوال محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔ جی، اپنا سوال نمبر بولیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر: میرا سوال نمبر 7362 ہے جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

وحدت کالونی لاہور میں ٹوٹی سڑکوں کی مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*7362: **محترمہ خدیجہ عمر:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ وحدت کالونی لاہور میں بلاکس A,B,C,D میں اکثر جگہوں پر اور بالخصوص A-1 کے سامنے سڑک کئی سالوں سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے جس سے عوام الناس کو تکلیف کا سامنا رہتا ہے؟

(ب) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک وحدت کالونی کی ٹوٹی ہوئی سڑکوں کو تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) مالی سال 22-2021 میں وحدت کالونی لاہور کی ٹوٹی ہوئی سڑکوں کا کام patchwork کر کے مکمل کر دیا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! جی، میں جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال نمبر 7401 محترمہ سیمابیہ طاہر کا ہے۔۔۔وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 7402 بھی محترمہ سیمابیہ طاہر کا ہے۔۔۔وہ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ نیلم حیات ملک کا ہے۔ جی، اپنا سوال نمبر بولیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر آغا علی حیدر ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

محترمہ نیلم حیات ملک: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 7420 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا خوشاب روڈ کو ڈبل کرنے کے منصوبہ سے متعلقہ تفصیلات

***7420: محترمہ نیلم حیات ملک:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سرگودھا خوشاب روڈ کا 40 تا 35 کلومیٹر کا حصہ سنگل روڈ پر مشتمل ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سرگودھا اور خوشاب کے اضلاع میں سیمنٹ فیکٹریاں موجود ہیں اور ان فیکٹریوں سے سیمنٹ لانے اور لے جانے کی آمدورفت کی وجہ سے ٹریفک کا شدید دباؤ بڑھ جاتا ہے جس کی وجہ سے حادثات معمول کا حصہ بن چکے ہیں اور ان میں کئی قیمتی جانیں بھی ضائع ہو چکی ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس روڈ کو ڈبل کرنے کا منصوبہ کئی دفعہ بنایا گیا مگر اس کی تکمیل صرف کاغذوں تک محدود رکھی گئی اور عملی طور پر کچھ نہیں کیا گیا اس کی وجوہات بیان کی جائیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ سنگل روڈ ہونے کی وجہ سے اس پر ریڑھی سے لے کر ہیوی ٹریفک دن رات چلتی رہتی ہے اور اکثر و بیشتر ہلکی ٹریفک بھاری گاڑیوں کی زد میں آ کر حادثات کا شکار ہو جاتی ہے؟

(ہ) سرگودھا خوشاب روڈ کو آخری مرتبہ کب بنایا گیا اس کی تعمیر پر کل کتنی لاگت آئی اس کی تعمیر کے لئے کس کمپنی کو ٹھیکہ کتنے میں کب دیا گیا اور اس روڈ کی تعمیر کس اتھارٹی کی اجازت سے کی گئی، مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(و) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کو ڈبل روڈ کرنے کا منصوبہ حکومت کے زیر غور ہے تو کب تک ایسا کر دیا جائے گا وجوہات بیان کی جائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی):

(الف) جی ہاں! یہ بات بالکل درست ہے کہ سرگودھا خوشاب روڈ کا 40 تا 35 کلومیٹر حصہ سنگل روڈ پر مشتمل ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ خوشاب اور میانوالی میں سیمنٹ فیکٹریاں موجود ہیں اور اس کی ترسیل کا کام مذکورہ سڑک کے ذریعے ہی ہوتا ہے اور سڑک پر ٹریفک کا شدید دباؤ رہتا ہے اور کئی حادثات بھی رونما ہوتے رہتے ہیں اور اِن حادثات کی وجہ سے قیمتی جانیں بھی ضائع ہوتی ہیں۔

(ج) یہ بات درست ہے کہ اس سڑک کی Feasibility/Cost Estimate مرتب کروایا گیا ہے جس کو دورویہ کرنے کے لئے بھاری رقم درکار تھی لیکن معقول فنڈز نہ ہونے کی وجہ سے سڑک کو دورویہ نہیں کیا جاسکا۔

(د) مذکورہ سڑک مختلف آبادیوں، قصبوں اور شہروں کے درمیان سے گزرتی ہے اور یہ شارع عام ہے جس پر ہر قسم کی ٹریفک ہمہ وقت رواں دواں رہتی ہے اور اکثر اوقات ہلکی ٹریفک، بھاری گاڑیوں کی زد میں آتی رہتی ہے۔

(ہ) سرگودھا خوشاب روڈ کا منصوبہ حکومت پنجاب کی منظوری سے محکمہ سی اینڈ ڈبلیو کی ذیلی شاخ پراجیکٹ انجینئرنگ سیل کے ذریعے Asian Development Bank کے تعاون سے 2010 میں تعمیر کیا گیا۔ اس کی تعمیر پر 3.6 ارب روپے لاگت آئی اور اس کی تعمیر میسرز چائنہ انٹرنیشنل واٹر اینڈ الیکٹرک کارپوریشن نے کی۔

(و) فنڈز کی دستیابی پر کام کر دیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نیلم حیات ملک: جناب سپیکر! منسٹر صاحب کی ایمانداری کو خراج تحسین پیش کروں گی کہ انہوں نے کسی بھی سوال کے جواب کو deny نہیں کیا اور بہت ایمانداری سے انہوں نے بتایا کہ جو بھی سوال کئے وہ درست ہیں۔ جز(د) میں انہوں نے جو reason پیش کی ہے میں اس سے مطمئن ہوں کہ فنڈز کی دستیابی ہونے پر کام کر دیا جائے گا میں یہاں پر ایک بات اپنی طرف سے کرنا چاہوں گی کہ سابق حکومت خزانہ ہی خالی چھوڑ کے گئی تھی اس لئے انہوں نے کہا ہے کہ فنڈز کی دستیابی کے بعد کام کر دیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال رانا منور حسین صاحب کا ہے۔ محترمہ راحیلہ نعیم، محترمہ شازیہ عابد اور آغا علی حیدر کو منا کر ایوان میں واپس لے کر آئیں کیونکہ فاضل ممبر کو ہم نے منسٹر صاحب کے چیمبر میں بات کرنے کی offer کی ہے لیکن وہ پھر بھی واک آؤٹ کر کے چلے گئے ہیں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! کسی منسٹر کو بھی ساتھ بھیجیں ناں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، رانا منور صاحب!

رانا منور حسین: جناب سپیکر! شکریہ۔ میرے سوال کا نمبر 7427 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا: 58 جنوبی سے 119 موڑ شاہین آباد تا سلانوالی روڈ کے لئے مختص رقم سے متعلقہ تفصیلات

*7427: **رانا منور حسین:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) 58 جنوبی سے 119 موڑ شاہین آباد، 126 گیمن تا سلانوالی روڈ ضلع سرگودھا کے گروپ III کے لئے کتنا بجٹ 22-2021 میں رکھا گیا ہے؟

(ب) ان کا ٹھیکیدار کون مقرر ہوا ہے؟

(ج) کتنا وقت مکمل ہونے کے لئے درکار ہے؟

(د) کنسلٹینسی کے لئے کون کون سی فرم کو مقرر کیا گیا ہے؟

(ہ) مذکورہ سڑک کے گروپ A+B کی مرمت کے لئے کتنی رقم رکھی گئی ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی):

(الف) چک نمبر 58 جنوبی سے 119 موڑ شاہین آباد 126 گیمن تا سلانوالی روڈ مندرجہ ذیل گروپس پر مشتمل ہے۔

(I) گروپ نمبر 1 کل لمبائی 0.00 to20.00 کلومیٹر مکمل ہے۔

(II) گروپ نمبر 2 کل لمبائی 20.00 to 30.00 کلومیٹر مکمل ہے۔

(III) گروپ نمبر 3 کل لمبائی 30.00 to 33.60 to اور لنک 6.20 = 9.80 کلومیٹر کا ٹینڈر مورخہ 26.11.2021 کو الاٹ کیا گیا جو زیر تعمیر ہے۔

گروپ نمبر 3 کے لئے کوئی علیٰحدہ بجٹ مختص نہ کیا گیا ہے بلکہ پوری سکیم کے لئے مالی سال 22-2021 میں 100.00 ملین رقم مختص کی گئی۔

(ب) گروپ نمبر 3 کا کام میسرز ظفر اینڈ کو کو الاٹ ہوا ہے۔

(ج) مکمل فنڈز دستیاب ہونے پر گروپ نمبر 3 کا کام موجودہ مالی سال میں مکمل کر دیا جائے گا۔

(د) اس سکیم پر ESS-I-AAR CONSULTANT کو کنسلٹنٹ مقرر کیا گیا۔

(ہ) مذکورہ سڑک کے گروپ A+B کی موجودہ حالت تسلی بخش ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

رانا منور حسین: جناب سپیکر! میں اس سوال کے جز (د) اور (ہ) کے متعلق ضمنی سوال پوچھنا چاہتا ہوں کہ consultancy کے لئے کون کون سی فرم کو مقرر کیا گیا ہے جس کے جواب میں ہے کہ اس سکیم میں ESS-I-AAR consultant کو consultant مقرر کیا ہے اور مذکورہ سڑک کے گروپ A اور B کی موجودہ حالت تسلی بخش ہے۔ اس وقت گروپ A اور B کی حالت تسلی بخش نہیں ہے اور اس کی مرمت کی از حد ضرورت ہے کیونکہ اس سڑک پر بہت زیادہ لوڈ چلتا ہے اور جو consultants ہیں اس کا گروپ III بن رہا ہے اور میرا خیال ہے کہ محکمہ کی اس طرف توجہ اتنی نظر نہیں آ رہی کیونکہ کام اتنا معیاری نہیں ہو رہا۔ اس حوالے سے منسٹر صاحب فرمائیں کہ consultants کیا کام کر رہے ہیں اور ان کی progress کیا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں خود جا کر یہ سڑک دیکھ لوں گا اور ساتھ معزز ممبر کو بھی لے لیں گے اور اگر کوئی ضرورت ہوئی تو M&R کے فنڈز میں سے اس کی repairing کرا دیں گے۔

رانا منور حسین: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے منسٹر صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ ان کی آمد ہو گی تو سڑک پر سست روی کا شکار کام بھی تیز ہو جائے گا اور میری یہ گزارش ہے کہ جو concerned consultants ہیں ان کے head کو ضرور اپنے visit کے ساتھ وہاں لے کر آئیں کیونکہ میرا وہ حلقہ ہے تو آپ مجھے اپنی آمد کا بتائیں تو میں انہیں اور ان کے سٹاف کو welcome کہوں گا اور انشاءاللہ دوپہر کا کھانا بھی کھلاؤں گا۔ امید ہے کہ ان کے وہاں جانے سے سڑک کی تعمیر کا کام بھی مکمل ہو جائے گا لیکن آنے سے پہلے مجھے مطلع ضرور کر دیں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال نمبر 7451 جناب محمد یوسف کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 7468 جناب محمد توفیق بٹ کا ہے۔۔۔ تشریف

نہیں رکھتے لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 7486 جناب ناصر محمود کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری اختر علی کا ہے۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! شکریہ۔ میرے سوال کا نمبر 7487 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گورنمنٹ کالونیوں میں موجودہ سال اور گزشتہ دو سالوں میں کوارٹرز کی تزئین وآرائش اور ٹھیکیداروں سے متعلقہ تفصیلات

***7487: چودھری اختر علی:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) گورنمنٹ کالونیوں وحدت کالونی، چوبرجی گارڈن اسسٹیٹ، پونچھ ہاؤس، ہما بلاک اقبال ٹاؤن اور جی او آرز میں گھروں کی تزئین و آرائش Addition Alteration کرنے کے لئے کتنے سرکاری ٹھیکیدار رجسٹرڈ ہیں ان کے نام مع کیٹیگری سے آگاہ فرمائیں نیز گورنمنٹ کی طرف سے اجازت نامہ کی کاپیاں بھی فراہم کریں نیز ٹھیکیدار کو رجسٹرڈ کرنے کے طریق کار اور متعلقہ اتھارٹی سے بھی آگاہ فرمائیں؟

(ب) کیا غیر رجسٹرڈ ٹھیکیداروں کو بھی یہ کام تفویض کیا جاتا ہے اگر ہاں تو کس حیثیت سے اور یہ کام کون سی اتھارٹی تفویض کرتی ہے؟

(ج) موجودہ سال 2021 اور گزشتہ سال 2019 اور 2020 میں جن ٹھیکیداروں نے وحدت کالونی اور چوبرجی کوارٹروں کا کام کیا ہے ان ٹھیکیداروں کے نام، کوارٹر نمبر، کام کی نوعیت فراہم کردہ فنڈ اور خرچ کردہ فنڈز علیٰحدہ علیٰحدہ سال وار تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ اگر کسی کوارٹر کے لئے ایک لاکھ فنڈز کی منظوری ہو تو ٹھیکیدار صرف تیس ہزار کا کام کر کے الاٹی کو یہ باور کرواتا ہے کہ آپ کا پورے فنڈز کا کام کر دیا گیا ہے جبکہ الاٹی کو کسی بھی Documents /Estimate اور نقشہ وغیرہ سے دور رکھا جاتا ہے

جبکہ بقایا رقم کا بھی کوئی حساب کتاب نہیں دیا جاتا اور نہ ہی کام کی نوعیت مع Per Square ریٹ وغیرہ سے مطلع کیا جاتا ہے؟

(ہ) کیا حکومت محکمہ ہذا اور متعلقہ ٹھیکیدار حضرات کو اس بابت پابند کرنے کا ارادہ رکھتی ہے کہ وہ تمام Documents / Estimate اور نقشہ وغیرہ سے متعلقہ الاٹی کوارٹر کو مطلع فرمائیں اور اس سلسلہ میں کالم وائز فارم کام کی تکمیل کے بعد جس میں نام کوارٹر فراہم کردہ فنڈز کام کی نوعیت، کل اخراجات، نام ٹھیکیدار بقایا فنڈز اگر کوئی ہو تو ذمہ دار آفیسر کے دستخطوں کے ساتھ متعلقہ الاٹی کے دستخط بھی ثبت ہونے کے بعد متعلقہ محکمہ کے حوالہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی):

(الف) گورنمنٹ وحدت کالونی، چوبرجی گارڈن اسٹیٹ، پونچھ ہاؤس اور ہمابلاک اقبال ٹاؤن 7th Building Division لاہور کے دائرہ اختیار میں ہے۔ ان کالونیوں کے لئے خصوصی طور پر ٹھیکیدار رجسٹرڈ نہیں کئے گئے تھے تمام ٹھیکیداران جو کہ محکمہ C&W کے پاس رجسٹرڈ تھے وہ سب دوسری سرکاری بلڈنگز کے علاوہ وحدت کالونی، چوبرجی گارڈن اسٹیٹ، پونچھ ہاؤس اور ہمابلاک اقبال ٹاؤن میں بھی کام کرنے کے مجاز تھے۔ 22-2021 تک ٹھیکیداران کی رجسٹریشن کی محکمہ میں مختلف اتھارٹیز تھیں جن میں Secretary C&W, Chief Engineer, Superintending Engineer آفس شامل تھے۔ جو کہ اس وقت کے مروجہ قوانین کے مطابق ٹھیکیداروں کی رجسٹریشن کرتے تھے۔ اب ایسا نہیں ہے، 23-2022 سے C&W نے محکمانہ طور پہ ٹھیکیداروں کی رجسٹریشن / انلسٹمنٹ ختم کر دی ہے۔ اب Pakistan Engineering Council سے رجسٹرڈ ٹھیکیدار حصہ لے سکتے ہیں۔

(ب) C&W ڈیپارٹمنٹ میں صرف C&W سے رجسٹرڈ شدہ ٹھیکیدار ہی ٹھیکہ جات کی بولی میں حصہ لے سکتے تھے۔ اب ایسا نہیں ہے، 23-2022 سے Pakistan Engineering Council کے رجسٹرڈ ٹھیکیدار ہی حصہ لے سکتے ہیں۔

(ج) سال 2021 اور گزشتہ سال 2019 اور 2020 میں جن ٹھیکیداران نے وحدت کالونی اور چوبرجی گارڈن اسٹیٹ میں کام کیا ہے ان کی تفصیلات (ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔

(د) یہ درست نہ ہے ہر کام کو مجاز اتھارٹی کی منظوری اور قواعد ضوابط کی تکمیل کے بعد ہی کسی کام کی Tendering کی جاتی ہے اور تمام کام الاٹی کی نگرانی میں مکمل کروایا جاتا ہے اور ٹھیکیدار کو ادائیگی کی جاتی ہے۔

(ہ) جی ہاں! محکمہ ہذا پہلے ہی ان شرائط کی تکمیل کے بعد ادائیگی کرتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میرا یہ سوال بھی سابقہ سوال ہی کی نوعیت کا ہے اور میں صرف اتنی بات کرنا چاہتا ہوں کہ میرا سوال لاہور میں سرکاری کالونیوں کے کوارٹروں کی مرمت کے سلسلہ میں ہے جس میں ٹھیکیداروں اور فنڈز کی تفصیل مانگی ہے۔ آپ ملاحظہ کریں کہ جب میں اس ہاؤس میں داخل ہوا تو مجھے یہ پلندہ ملا جسے میں پڑھنے سے قاصر ہوں کیونکہ اتنا وقت نہیں ہے لیکن دیئے گئے جواب میں ہے کہ پاکستان انجینئرنگ کونسل کے رجسٹرڈ ٹھیکیداروں کو ٹھیکہ دیا جاتا ہے۔ میرے علم کے مطابق یہ ٹھیکیدار جس بھی کوارٹر کی مرمت کے لئے جاتے ہیں تو اس کے لئے مختص فنڈز کا 30 فیصد serve کرتے ہیں تو منسٹر صاحب سے میرا یہ ضمنی سوال ہے کہ یہ بنے ہوئے estimate یا بنے ہوئے نقشے کی کاپی کوارٹر میں رہنے والے الاٹی کو فراہم کر سکتے ہیں اور اگر نہیں کر سکتے تو اس کی وجہ کیا ہے کیونکہ جو بھی ٹھیکیدار وہاں پر جاتا ہے وہ اس فنڈز کا 30 فیصد خرچ کرتا ہے اور الاٹی کو یہ مطمئن کر دیتا ہے کہ 100 فیصد خرچ ہو گئے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی): جناب سپیکر! جی، estimate یا نقشے کی کاپی آئندہ سے الاٹی کو فراہم کر دی جائے گی اور اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ہم اس حوالے سے ایک SOP device کر لیتے ہیں کہ جس جگہ کام ہو رہا ہو تو اس الاٹی کو پتا ہو کہ اس کا estimation کیا تھا اور اس میں کون کون سا civil work یا otherwise کام ہونا ہے اور اس میں clearly لکھا ہو جسے الاٹی بھی پڑھ سکے اور اگر کوئی شکایت ہو تو وہ notice میں آ جائے۔

معزز ممبر جو 30 فیصد والی بات کر رہے ہیں تو یہ ایک generic سی بات ہے اور اگر کوئی specific کسی کوارٹر کا issue ہے تو یہ میرے چیمبر میں تشریف لائیں اور مجھے بتائیں تو میں اسے بھی دیکھ لیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! آپ ابھی اجلاس کے ختم ہونے پر اپنے چیمبر میں ہی ہوں گے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی): جی، بالکل۔ جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: جن معزز ممبران کے concerns ہیں تو وہ آپ کے چیمبر میں آپ کے ساتھ بیٹھ کر اس حوالے سے بات کر لیں گے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی): جی، ٹھیک ہے۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے منسٹر صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور آپ کی ہدایت کے مطابق منسٹر صاحب سے ان کے چیمبر میں ان سے مل لیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال نمبر 7505 محترمہ سعدیہ سہیل رانا کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں ہیں لہٰذا سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 7577 جناب محمد نواز چوہان کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہٰذا سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 7584 چودھری افتخار حسین چھچھر کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے لہٰذا سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 7592 محترمہ عنیزہ فاطمہ کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں لہٰذا سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 7593 بھی محترمہ عنیزہ فاطمہ کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ آج کے ایجنڈے کے تمام سوالات مکمل ہوتے ہیں۔ بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

اوکاڑہ: راجوال نہر کا پل و لنک روڈ ہیڈ گلیشئر کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*6567: **میاں عبدالرؤف:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ راجوال نہر کا پل تا ہیڈ گلشیئر لنک روڈ ضلع اوکاڑہ کئی جگہوں سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار اور بیٹھ گیا ہے جس کی وجہ سے مذکورہ سڑک پر ٹریفک کی روانی میں بہت زیادہ مشکلات پیدا ہوتی ہیں؟

(ب) سال یکم جون 2018 یکم جنوری 2021 تک مذکورہ سڑک کی کتنی مرتبہ تعمیر و مرمت کی گئی مذکورہ سڑک کے جو حصے مرمت کئے گئے ہیں ان کے اخراجات کیا آئے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سڑک کو ایک مرتبہ بھی مرمت نہیں کیا گیا ہے؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہیں تو کیا حکومت ہنگامی طور پر اس اہم سڑک کی مرمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات بیان کی جائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ راجو وال نہر کا پل تا ہیڈ گلشیئر لنک روڈ ضلع اوکاڑہ کئی جگہوں سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار اور بیٹھ گیا ہے جس کی وجہ سے مذکورہ سڑک پر ٹریفک کی روانی میں بہت زیادہ مشکلات پیدا ہوئی ہیں۔

(ب) سال یکم جون 2018 تا یکم جنوری 2021 تک مذکورہ سڑک کے کسی حصہ کی کوئی تعمیر و مرمت نہ کی گئی۔

(ج) مذکورہ سڑک کی بحالی کا کام مالی سال 15-2014 میں مکمل ہوا جس کے بعد سڑک پر مرمت کا کام نہیں کیا گیا ہے۔

(د) سڑک مذکورہ مرمت و بحالی کے لئے مالی سال 23-2022 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل نہ ہے۔

قصور تا دیپالپور روڈ کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

***6568: میاں عبدالرؤف:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ قصور تا دیپالپور روڈ نہایت ہی خستہ حالی کا شکار ہے جگہ جگہ سڑک ٹوٹنے کی وجہ سے روز بروز حادثات ہوتے رہتے ہیں؟

(ب) مالی سال 2018 تا دسمبر 2020 تک مذکورہ سڑک پر کتنا بجٹ تعمیر و مرمت کی مد میں خرچ کیا گیا خرچ کئے گئے بجٹ کی تفصیل بیان فرمائیں؟

(ج) مذکورہ سڑک کس کس جگہ سے بالکل ناکارہ ہو چکی ہے اس جگہ کا نام اور سڑک کے ٹوٹنے کی وجہ بتائیں؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہیں تو کیا حکومت مذکورہ سڑک کی تعمیر یا مرمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) مالی سال 2018 تا دسمبر 2020 تک مذکورہ سڑک پر تعمیر و مرمت کی مد میں کوئی خرچ نہیں کیا گیا۔

(ج) مذکورہ سڑک قصور شہر سے الہ آباد / بھگیانہ اڈا تک تقریباً ناکارہ ہو چکی ہے۔ مذکورہ سڑک اپنی Design Life پوری کر چکی ہے اور اس سڑک پر Heavy Traffic کو روکنے کا کوئی طریق کار نہ ہے۔ جس کی وجہ سے سڑک پر Overloading ہے۔ ان وجوہات کی بناء پر سڑک کی حالت خستہ ہے۔

(د) جی ہاں! حکومت مذکورہ سڑک کی تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور اسی پس منظر میں اس سڑک کو 23-2022 کی ADP میں شامل کیا گیا ہے۔

ساہیوال: چک نمبر L-9/95 کے منصوبہ کی لاگت و منظوری سے متعلقہ تفصیلات

* 6651: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) تعمیر و مرمت سڑک چک L-9/95 ساہیوال کا منصوبہ کتنی لاگت کا ہے؟

(ب) اس سڑک کی تعمیر / مرمت کب منظور ہوئی تھی؟

(ج) اس سڑک پر کب کام شروع ہوا ہے اور کب تک اختتام پذیر ہو گا؟

(د) اس سڑک پر اب تک کتنا کام ہوا ہے کتنا بقایا ہے اس کا ٹھیکہ کس کو دیا گیا ہے ٹینڈر کب کس اخبار میں دیا گیا تھا کتنے افراد نے ٹینڈر / ٹھیکہ میں حصہ لیا؟

(ہ) اس کی منظوری کس مجاز اتھارٹی نے دی اس سڑک کی تعمیر و مرمت کن کن ملازمین کی نگرانی میں ہو رہی ہے انہوں نے کن کن تاریخوں کو اس سڑک کے کام کا معائنہ کیا ہے اور کون کون سے نقائص کی نشاندہی موقع پر کی گئی ہے؟

(و) کیا یہ درست ہے کہ کوئی عوامی نمائندہ کے افتتاح کا بورڈ نہیں لگایا جاسکتا اگر یہ درست ہے تو اس سڑک کی افتتاح کا بورڈ کس کا لگایا گیا ہے اور اس کے ذمہ داران کون کون سے ملازمین ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی):

(الف) اس منصوبہ کا کل تخمینہ لاگت مبلغ 2.425 ملین روپے ہے۔

(ب) اس سڑک کی تعمیر مالی سال 18-2017 میں منظور ہوئی تھی۔

(ج) اس سڑک پر کام مورخہ 2020-12-31 کو شروع ہوا تھا جو مقررہ مدت میں 2021-11-29 کو مکمل ہو گیا تھا۔

(د) یہ منصوبہ مالی سال 22-2021 میں مکمل ہوا۔ اس سکیم کا ٹھیکہ میسرز عمر دراز شان گورنمنٹ ٹھیکیدار کو دیا گیا۔ ٹینڈر مورخہ 2020-12-24 کو ہوئے تھے اور یہ روز نامہ (Duniya News & Daily News) میں اشتہار آیا تھا اور اس کام میں دو افراد / ٹھیکیداروں نے حصہ لیا تھا۔

(ہ) اس منصوبہ کی 2nd ریوائز منظوری کمشنر ساہیوال ڈویژن ساہیوال نے مورخہ 2020-11-26 کو دی اور اس سکیم کو محکمانہ سٹاف XEN,SDO,Sub Engineer نے وقتاً فوقتاً باقاعدگی سے چیک کیا کوئی نقص نہیں نکلا اور ساتھ ہی ریجنل لیبارٹری نے بھی اس سکیم کا معائنہ کیا جو کہ درست پایا گیا۔

(و) اس منصوبہ کے افتتاح کا بورڈ سکیم میں شامل نہ تھا۔ اس سکیم پر انفارمیشن بورڈ صرف منصوبہ کی نشاندہی کے لئے لگایا گیا تھا۔

میاں چنوں وہاڑی چیچہ وطنی کو نیو موٹروے سے ملانے کے لئے دریائے راوی پر پل بنانے سے متعلقہ تفصیلات

*6663: **جناب بابر حسین عابد:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ میاں چنوں، وہاڑی چیچہ وطنی اور دیگر علاقوں کو نیو موٹروے سے ملانے کے لئے پیر محل سندھیانوالی اور میاں چنوں کے مقام پر دریائے راوی پر پل بنانے کے لئے اسٹیمیٹ بنایا گیا ہے یہ Estimate کتنے کا ہے؟

(ب) کیا حکومت اس پل کی تعمیر کے لئے فنڈز موجودہ مالی سال یا آئندہ مالی سال میں فراہم کرنے کو تیار ہے نہیں تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی):

(الف) محکمہ ہائی وے ڈویژن خانیوال کی جانب سے پیر محل سندھیانوالی اور میاں چنوں کے مقام پر دریائے راوی پر پل بنانے کے لئے کوئی اسٹیمیٹ نہ بنایا گیا ہے اور نہ ہی ہائی وے ڈویژن خانیوال کو اس کی کوئی ہدایت موصول ہوئی ہے۔

(ب) یہ منصوبہ ADP 2022-23 میں شامل نہ ہے۔

خانیوال: پل گھڑات تا چوکیاں والی پل براستہ BR- 8/19 میاں چنوں کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*6664: **جناب بابر حسین عابد:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پل گھڑات یا چوکیاں والی پل براستہ BR-8/19 میاں چنوں (ضلع خانیوال) کی تعمیر کب شروع کی گئی تھی آج تک اس پر کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے کتنا کام ہوا ہے اور کتنا بقایا ہے؟

(ب) اس کی تعمیر کے لئے مالی سال 18-2017، 19-2018، 20-2019 اور 21-2020 میں کتنی کتنی رقم مختص کی گئی تھی اس کا ADP میں نمبر کتنا تھا؟

(ج) ان سالوں کے دوران سڑک ہذا کی تعمیر کا کتنا کتنا کام ہوا ہے؟

(د) سڑک کی کتنی تعمیر باقی ہے اور اس کی تعمیر نہ ہونے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ہ) کیا حکومت اس سڑک کی تعمیر جلد از جلد مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی):

(الف) پل گھڑات تا چوکیاں والی پل براستہ BR-8/19 میاں چنوں (ضلع خانیوال) کی تعمیر 17-2016 سے شروع ہو کر تین مختلف حصوں میں 20-2019 میں مکمل ہوئی اور اس کا کوئی حصہ نامکمل نہ ہے۔

(ب) ADP 2016-17 G.S No.3664 & 3775 کے تحت منصوبہ منظور ہوا اور اس وقت اس کا کوئی بھی حصہ بقایا نہ ہے۔ سال 17-2016 میں 50.000 ملین روپے، (ADP No. 5948 & 5949 2017-18)، 70.000 ملین روپے، (CDP, Phase-I) 19-2018 میں 12.000 ملین روپے اور 20-2019 میں 28.000 ملین روپے بالترتیب خرچ ہوئے۔

(ج) ان سالوں کے دوران سڑک ہذا کی تعمیر کا کام مکمل ہو چکا ہے۔

(د) سڑک کی کوئی تعمیر باقی نہ ہے۔

(ہ) یہ سڑک مکمل ہو چکی ہے۔

اوکاڑہ: یونیورسٹی آف اوکاڑہ کو جانے کے لئے انڈر پاس بنانے سے متعلقہ تفصیلات

*6748: **جناب منیب الحق:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ یونیورسٹی آف اوکاڑہ کے طالب علموں کو ریلوے لائن کراس کر کے جانا پڑتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہاں پر انڈر پاس بنانے کی اشد ضرورت ہے انڈر پاس نہ ہونے کی وجہ سے روزانہ حادثات ہوتے ہیں بلکہ کافی جانیں بھی ضائع ہو چکی ہیں؟

(ج) کیا حکومت یہاں پر انڈر پاس بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو اس کے لئے موجودہ سال میں کتنے فنڈ مختص کئے گئے ہیں؟

(د) یہاں پر کب تک انڈر پاس بن جائے گا؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ یونیورسٹی آف اوکاڑہ کے طالب علموں کو ریلوے لائن کراس کر کے جانا پڑتا ہے۔

(ب) جی نہیں! یہاں انڈر پاس بنانے کی کوئی خاص ضرورت نہ ہے۔ اور ایک آدھ واقعہ کے علاوہ یہاں کوئی حادثہ پیش نہیں آیا۔

(ج) جی نہیں! ایسا کوئی منصوبہ زیر غور نہ ہے۔

(د) فی الحال ایسا کوئی منصوبہ زیر غور نہ ہے۔

بہاولپور: للووالی پل کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*6817: **سید عثمان محمود:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) للووالی پل ضلع بہاولپور کو کب تعمیر کیا گیا؟

(ب) مذکورہ پل سے روزانہ کتنی ٹریفک گزرتی ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ پل ہذا کی حالت انتہائی خستہ ہے؟

(د) اگر جز (ج) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ پل کی از سر نو تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی):

(الف) للووالی پل ضلع بہاولپور مورخہ 06.01.2022 کو تعمیر کیا گیا۔

(ب) مذکورہ پل سے روزانہ گزرنے والی ٹریفک کی تعداد 4778 ہے۔

(ج) پل ہذا کی حالت بالکل ٹھیک ہے اور ٹریفک رواں دواں ہے۔

(د) پل ہذا کی حالت بالکل ٹھیک ہے۔ اس کو از سر نو تعمیر کرنے کی کوئی ضرورت نہ ہے۔

رحیم یار خان: موڑ بھٹہ سے بھٹہ واہن روڈ کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*6835: **سید عثمان محمود:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) موڑ بھٹہ واہن سے بھٹہ واہن (ضلع رحیم یار خان) جانے والی روڈ کی آخری بار کب تعمیر و مرمت کی گئی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ روڈ ہذا کی حالت تسلی بخش نہ ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ وہاں کے مکینوں کو سفر کرنے میں شدید دشواری کا سامنا ہے؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس روڈ کو از سر نو کارپٹ روڈ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی):

(الف) موڑ بھٹہ سے بھٹہ واہن (ضلع رحیم یار خان) جانے والی روڈ کو 03-2002 میں تعمیر و مرمت کیا گیا تھا۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ج) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(د) بھٹہ موڑ سے بھٹہ واہن تک سڑک کی لمبائی 3.50 کلومیٹر ہے۔ سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت ایک منصوبہ بھٹہ موڑ سے بستی بدھو خان تک زیر تعمیر ہے جس کی لمبائی 2.05 کلومیٹر ہے اور اس کی تعمیر پر 26.345 ملین روپے لاگت آئے گی۔ بھٹہ موڑ سے بھٹہ واہن تک 3.50 کلومیٹر میں سے تقریباً 0.50 کلومیٹر سڑک کا حصہ درج بالا جاری منصوبہ میں شامل ہے بھٹہ موڑ سے بھٹہ واہن بقیہ 3 کلومیٹر سڑک کی تعمیر منصوبہ کی منظوری اور فنڈز کی فراہمی پر کر دی جائے گی۔

عبدالحکیم تا تلمبہ اور پل باگڑ سڑک کی تعمیر پر اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

*6863: **سید خاور علی شاہ:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) عبدالحکیم تا تلمبہ اور عبدالحکیم تا پل باگڑ ضلع خانیوال سڑک کی سالانہ مرمت پر سال 18-2017، 19-2018، 20-2019 اور 21-2020 کے دوران کتنی رقم سال وار خرچ کی گئی تھی؟

(ب) ان سالوں کے دوران سڑک کی سالانہ مرمت کس کس ٹھیکیدار سے کروائی گئی؟

(ج) سالانہ مرمت کے کام کی نگرانی کن کن ملازمین کی زیر نگرانی ہوئی؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ اس سڑک کی حالت ان دونوں پورشن میں نہایت خستہ حال ہے اور جگہ جگہ گڑھے پڑے ہوئے ہیں؟

(ہ) کیا حکومت اس سڑک کی سالانہ مرمت کی تحقیقات کروانے، ذمہ داران کے خلاف کارروائی کرنے اوران پورشن کی از سر نو تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی):

(الف) عبدالحکیم تا تلمبہ اور عبدالحکیم تاپل باگڑ ضلع خانیوال سڑک کی سالانہ مرمت پر سال18-2017، 19-2018، 20-2019 اور 21-2020 تک کوئی رقم خرچ نہ کی گئی ہے۔

(ب) ان سالوں کے دوران سڑک کی سالانہ مرمت کسی ٹھیکیدار سے نہ کروائی گئی ہے۔

(ج) فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے مذکورہ سالوں کے دوران سڑک کی سالانہ مرمت نہ ہوئی۔

(د) جی ہاں! درست ہے۔

(ہ) سالانہ مرمت فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے نہ ہوئی تھی اس لئے کوئی تحقیقات نہ ہوئی ہیں اور نہ اس کی ضرورت ہے۔ تاہم میاں چنوں تا عبدالحکیم براستہ تلمبہ کی از سر نو تعمیر کا کام دسمبر 2021 میں شروع کر دیا گیا ہے جبکہ عبدالحکیم تاپل باگڑ پر کام کا جلد آغاز کر دیا جائے گا۔

سرگودھا: جھاوریاں تا سلانوالی روڈ کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*7208: **جناب صہیب احمد ملک:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) جھاوریاں تا سلانوالی روڈ جو کہ تین اضلاع سرگودھا، خوشاب بھکر کو ملاتی ہے اس کی تعمیر کب شروع ہوئی تھی؟

(ب) اس کی تعمیر اور سالانہ مرمت پر سال20-2019 اور 21-2020 میں کتنی رقم خرچ کی گئی ہے؟

(ج) اس کی تعمیر و مرمت کے کام کی چیکنگ کن کن ملازمین نے کی تھی کس کس تاریخ کو وزٹ کیا تھا؟

(د) اس وقت اس کی حالت کیسی ہے کیا یہ سڑک گاڑیوں کے چلنے کے قابل ہے؟

(ہ) کیا حکومت اس سڑک کی تعمیر کا کام جلد از جلد کروانے اور مالی سال 20-2019 اور 21-2020 میں جو رقم اس کی تعمیر و مرمت پر خرچ کی گئی ہے اس کی تحقیقات کروانے کا ارادہ رکھتی ہے نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی):

(الف) جھاوریاں تا سلانوالی کوئی سڑک تعمیر نہ کی گئی ہے اور نہ ہی جھاوریاں تا سلانوالی کو ڈائریکٹ کوئی سڑک ملاتی ہے۔

(ب) جھاوریاں تا سلانوالی کوئی سڑک تعمیر نہ کی گئی ہے۔ اور نہ ہی مرمت کی مد میں کوئی رقم خرچ کی گئی۔

(ج) جھاوریاں تا سلانوالی سڑک کی کوئی تعمیر و مرمت نہ کی گئی ہے۔

(د) جھاوریاں تا سلانوالی کوئی سڑک ڈائریکٹ نہیں ہے۔

(ہ) تاوقت جھاوریاں تا سلانوالی کوئی سڑک تعمیر نہ کی گئی ہے اس لئے اس کی تحقیقات کا جواز نہ ہے۔

خانیوال: محکمہ مواصلات و تعمیرات کو سڑکوں کی تعمیر و مرمت کے لئے فراہم کردہ فنڈز نیز مرمت کردہ سڑکوں کے تخمینہ لاگت سے متعلقہ تفصیلات

*7212: **سید خاور علی شاہ:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع خانیوال محکمہ مواصلات و تعمیرات کو مالی سال 20-2019 اور 21-2020 میں کتنی رقم فراہم کی گئی؟

(ب) کتنی رقم سڑکوں کی سالانہ مرمت کے لئے مختص کی گئی تھی سال وار تفصیل دیں جن سڑکوں کی سالانہ مرمت کی گئی ہے ان کے نام مع تخمینہ لاگت بتائیں؟

(ج) کتنی رقم سڑکوں کی از سر نو تعمیر پر خرچ کی گئی ان سڑکوں کے نام، تخمینہ لاگت بتائیں؟

(د) کیا ان سڑکوں کی تعمیر اور مرمت کی تحقیقات حکومت C.M.I.T اور محکمہ انٹی کرپشن کے انجینئرنگ ونگ سے کروائے گی نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی):

(الف) ضلع خانیوال میں محکمہ مواصلات و تعمیرات کو مالی سال 20-2019 میں 763.576 ملین اور 21-2020 میں 1322.573 ملین رقم فراہم کی گئی۔

(ب) سڑکوں کی سالانہ مرمت کا فنڈ محکمہ ہائی وے (M&R) ڈویژن ملتان کو مہیا کیا گیا تھا اور محکمہ ہائی وے (M&R) ڈویژن ملتان نے ہی سالانہ مرمت کا فنڈ خرچ کیا تھا۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سڑکوں کی از سر نو تعمیر پر مالی سال 20-2019 میں 763.576 ملین روپے اور 21-2020 میں 1322.573 ملین رقم خرچ کی گئی۔ ان سڑکوں کے نام اور تخمینہ لاگت کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) محکمہ ہائی وے کو کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے اس لئے کسی بھی قسم کی تحقیقات کی ضرورت نہ ہے۔

نواب آف بہاولپور کے زیر استعمال انڈس کوئین نامی بحری جہاز کو ناکارہ ہونے سے بچانے کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*7291: **جناب منیب الحق:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نواب آف بہاولپور کے زیر استعمال بحری جہاز انڈس کوئین نامی دریائے سندھ پر کھڑا کھڑا ناکارہ ہو رہا ہے؟

(ب) یہ جہاز کب سے یہاں پر کھڑا ہوا ہے؟

(ج) کیا حکومت اس جہاز اور جگہ کی مناسب Maintenance کرکے اسے سیاحوں کے لئے کھولنے اور آمدن کا ذریعہ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی):

(الف) نواب آف بہاولپور کے زیر استعمال انڈس کوئین نامی بحری جہاز کی دریائے سندھ میں موجودگی کی تفصیلات محکمہ مواصلات و تعمیرات سے متعلقہ نہ ہے۔

(ب) ایضاً۔

(ج) ایضاً۔

لاہور: وحدت کالونی کے اے، بی، سی اور ڈی بلاک کے سیوریج سسٹم کے ناکارہ ہونے سے متعلقہ تفصیلات

*7401: **محترمہ سیمابیہ طاہر:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ وحدت کالونی لاہور کے A,B,C اور D بلاک میں سیوریج سسٹم بہت پرانا اور ناکارہ ہو چکا ہے جس کی وجہ سے وہاں کے رہائشیوں کو اکثر سخت اذیت کا سامنا رہتا ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت رہائشیوں کو مستقل طور پر اس کرب سے نجات دینے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے تو کب تک اس مسئلے کو حل کر لے گی تفصیل سے آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی):

(الف) ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) مالی سال 22-2021 میں ADP G.Sr. No. 6038 کے تحت سیوریج سسٹم کی Scheme منظور ہوئی تھی جس کا کام مکمل کر دیا گیا ہے۔ لہٰذا اب A, B, C بلاک میں سیوریج سسٹم کا کوئی مسئلہ نہ ہے۔

لاہور: وحدت کالونی کے اے، بی، سی، ڈی اور ایف سی فلیٹس میں خراب سٹریٹ لائٹس سے متعلقہ تفصیلات

*7402: **محترمہ سیمابیہ طاہر:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ وحدت کالونی لاہور کے اکثر بلاک بالخصوص A,B,C ,D اور FC فلیٹس نزد قبرستان میں سٹریٹ لائٹس خراب ہیں جس کی وجہ سے عوام الناس میں چوری اور ڈکیتی کے حوالے سے عدم تحفظ کا احساس رہتا ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک درج بالا بلاکس میں سٹریٹ لائٹس لگانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی):

(الف) یہ درست نہ ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ وحدت کالونی لاہور کے بلاکس A, B, C, D اور FC فلیٹس میں بجلی کے اتار چڑھاؤ کی وجہ سے جب بھی کوئی سٹریٹ لائٹ خراب ہوتی ہے تو اس کو فوری طور پر ٹھیک کر دیا جاتا ہے۔

وہاڑی: پی پی۔ 229 کی رابطہ سڑکوں کی تعداد اور ان کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*7451: **جناب محمد یوسف:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حلقہ پی پی۔229 ضلع وہاڑی کی کل کتنی رابطہ سڑکیں ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ تمام رابطہ سڑکیں انتہائی خستہ حالت اور ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں؟

(ج) موجودہ حکومت ان تمام سڑکوں کو مرمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجہ تفصیل سے بیان فرمائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی):

(الف) حلقہ پی پی۔ 229 ضلع وہاڑی میں کل 161 رابطہ سڑکیں ہیں۔

(ب) یہ سڑکات جزوی طور پر ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں۔

(ج) موجودہ حکومت سڑکات کو مرمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ فنڈز کی دستیابی پر مرمت کا کام کر دیا جائے گا۔

گوجرانوالہ Eyes Cat کی تعداد اور ان کے زائد المیعاد ہونے سے متعلقہ تفصیلات

*7468: **جناب محمد توفیق بٹ:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ بھر کی سڑکوں پر لگے ہوئے ROAD Stud(Eyes Cat) کیوں ضروری ہیں؟

(ب) کیا یہ (Eyes Cat) لگاتے وقت ان کی مدت Date of Expire اسٹیمیٹ میں درج ہوتی ہے؟

(ج) کیا اس (Eyes Cat) کو لگاتے وقت کسی ٹریفک پولیس یا موٹروے وغیرہ کے محکمے سے این او سی یا مشاورت کی جاتی ہے؟

(د) گوجرانوالہ میں اب تک کتنی سڑکوں پر (Eyes Cat) لگے ہیں اور ان میں سے کتنے برقرار ہیں اگر نہیں ہیں تو کیا ان کی Expire Date ہوگئی ہے تو اس سے آگاہ فرمائیں؟

(ہ) کیا ان (Eyes Cat) کی وجہ سے کوئی حادثات ہونے کی کبھی رپورٹ حکومت کی نظروں سے گزری ہے یا کہ نہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی):

(الف) لین کی پابندی کو یقینی و آسان بنانے کے لئے Road Safety کے اصولوں کے مطابق صوبہ بھر کی سڑکوں پر مختلف رنگوں کے Road Studs / Eyes Cat لگائے جاتے ہیں۔

(ب) جی نہیں! Estimate میں Eyes Cat کی Date of Expiry درج نہیں ہوتی مزید برآں ان کی مدت میعاد کا انحصار ٹریفک کے حجم پر بھی ہوتا ہے۔

(ج) جی ہاں! مواصلات و تعمیرات کی سڑکات پر Eyes Cat لگانے سے پہلے ٹریفک پولیس سے مشاورت کی جاتی ہے۔

(د) صرف اندرون شہر یا انٹرڈسٹرکٹ روڈ جہاں پر آبادی ہے وہاں Cat Eyes لگائے گئے ہیں اور ان میں سے کافی حد تک برقرار ہیں۔

(ہ) Eyes Cat کی وجہ سے حادثات کی کوئی رپورٹ تاحال محکمہ کو موصول نہیں ہوئی۔

جہلم: پی پی۔ 27 تحصیل پنڈ دادنخان قصبہ کندوال کی روڈ کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

***7486: جناب ناصر محمود:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی پی۔ 27 ضلع جہلم تحصیل پنڈ دادنخان قصبہ کندوال کی مین سڑک جو کہ پچھلے سال بارشوں اور سیلابی پہاڑی پانی کی وجہ سے مکمل طور پر ٹوٹ گئی تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کندوال کی مین سڑک اورسیلابی پہاڑی پانی سے بچاؤکے لئے پشتوں کی تعمیر کے لئے فنڈز مختص کئے گئے تھے تو کتنے فنڈز مختص کئے گئے تھے؟

(ج) اس سڑک اور پشتوں کی تعمیر کا ٹھیکہ کس کمپنی کو کب اور کتنی مالیت میں دیا گیا ان کی تعمیر کا کام کب تک مکمل کیا جانا تھا تفصیل بتائی جائے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس گاؤں کی سڑک کی تعمیر کا کام ادھورا چھوڑ کر ٹھیکیدار غائب ہو گیا اور پشتوں کا کام شروع نہ ہو سکا اب دوبارہ مون سون شروع ہونے والا ہے جس میں بارشوں اور سیلابی پہاڑی پانی سے قصبہ کو شدید نقصان کا خدشہ ہے؟

(ہ) کیا حکومت اس سڑک کی تعمیر مکمل کروانے اور پشتوں کا کام فوری طور پر شروع کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ سڑک کی مرمت کے لئے مالی سال 21-2020 میں 6.933 ملین روپے فنڈز فراہم کئے گئے تھے۔ جو کہ سڑک کی بحالی پر خرچ ہوئے۔

(ج) سڑک کی مرمت کا کام میسرز فیاض اینڈ کمپنی کو مورخہ 2022-8-27 کو دیا گیا تھا۔ جس کی لمبائی 1.30 کلومیٹر (Phase-I) اور مرمت کی مالیت 15.56 ملین روپے ہے کام مکمل کرنے کا دورانیہ چھ ماہ تھا۔ یہ کام سڑک کے سیلاب سے متاثر شدہ حصے پر سٹرکچر ورک اور Retaining Wall بنائی گئیں۔ جبکہ دوسرے مرحلے میں سڑک کی مرمت اور حفاظتی بند بنانے کا کام میسرز منیب اینڈ کمپنی کو مورخہ 2020-4-14 کو الاٹ کیا گیا ہے جس کا دورانیہ تین ماہ ہے۔ اور جو تقریباً 50 فیصد مکمل کر لیا گیا ہے۔ باقی کام فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے تاخیر کا شکار ہے۔ اب سڑک بہتر حالت میں ہے۔

(د) یہ درست نہ ہے۔ اس سڑک کی مرمت کا کام ٹھیکیدار نے ادھورا نہیں چھوڑا بلکہ فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے کام تاخیر کا شکار ہے۔

(ہ) جی ہاں! فنڈز کی دستیابی کے بعد کام جلد مکمل کر لیا جائے گا۔

لاہور: جڑانوالہ روڈ منڈی فیض آباد موڑ کھنڈا اور بچیکی پر
ناجائز تجاوزات سے متعلقہ تفصیلات

*7505: **محترمہ سعدیہ سہیل رانا:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور جڑانوالہ روڈ منڈی فیض آباد، موڑ کھنڈا اور بچیکی پر ناجائز تجاوزات کی بھرمار ہے؟

(ب) مذکورہ تجاوزات کی وجہ سے وہاں سے گزرنا مشکل ہوتا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ لوگوں نے دکانوں کے سامنے تھڑے بنا رکھے ہیں اور ریڑھیاں لگوا رکھی ہیں؟

(د) اگر یہ درست ہے تو گورنمنٹ اس بابت کیا اقدام اٹھا رہی ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی):

(الف) لاہور جڑانوالہ روڈ منڈی فیض آباد اور بچیکی میں کافی تجاوزات ہیں۔

(ب) لاہور جڑانوالہ روڈ منڈی فیض آباد اور موڑ کھنڈا میں تجاوزات کی وجہ سے اکثر ٹریفک بلاک رہتی ہے۔

(ج) لاہور جڑانوالہ روڈ منڈی فیض آباد اور موڑ کھنڈا میں لوگوں نے اپنی دوکانوں کے سامنے ریمپ بنا رکھے ہیں اور ریڑھی بانوں نے سروس روڈ بھی تقریباً بلاک کر رکھی ہے۔

(د) محکمہ ہائی وے ڈیپارٹمنٹ ننکانہ صاحب نے ڈپٹی کمشنر کو تحریری طور پر درخواست کی ہے کہ ریونیو کا عملہ اور پولیس فورس مہیا کی جائے تا کہ ناجائز تجاوزات ہٹا سکیں۔

گوجرانوالہ: کھیالی بائی پاس فلائی اوور کے روڈز کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*7577: **جناب محمد نواز چوہان:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گوجرانوالہ کھیالی بائی پاس فلائی اوور کے نیچے جو روڈز ہیں ان پر 3/5 فٹ گھڑے پڑے ہوئے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس بابت پرڈی سی اوراے ڈی سی(آر) نے موقعہ پر معائنہ کیا تھااور متعلقہ افسران کوان کی تعمیر / مرمت کے احکامات جاری کئے تھے؟

(ج) کیا حکومت ان روڈز کی جلد از جلد مرمت / تعمیر کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تواس کی وجوہات بیان کریں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی):

(الف) گوجرانوالہ کھیالی بائی پاس فلائی اوور نیشنل ہائی وے کی حدود میں ہے۔

(ب) ایضاً۔

(ج) ایضاً۔

اوکاڑہ: ہیڈ گلشیئر تاراجووال پل براستہ لنک روڈ کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*7584: **چودھری افتخار حسین چھچھر:** کیاوزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ہیڈ گلشیئر سے راجووال پل براستہ لنک روڈ ضلع اوکاڑہ عرصہ دراز سے انتہائی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یکم اگست 2018 سے 30-جولائی 2021 تک مذکورہ سڑک کے لئے کوئی فنڈز جاری نہ کئے گئے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ بصیرپوراوراس سے ملحقہ 200 دیہات لاہور آنے کے لئے مذکورہ سڑک ہی استعمال کرتے ہیں اور اس کی خستہ حالی کی وجہ سے بے شمار حادثات اورڈکیتیاں معمول بن چکی ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ موجودہ حکومت کے چار بجٹ گزر جانے کے باوجود مذکورہ سڑک کی تعمیر و مرمت نہ کی گئی ہے اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی):

(الف) جی ہاں! جزوی طور پر یہ درست ہے کہ ہیڈ گلشیئر سے راجووال پل براستہ لنک روڈ ضلع اوکاڑا کا کچھ حصہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ بھی درست ہے کہ یکم اگست 2018 سے 30-جولائی 2021 تک مذکورہ سڑک کے لئے کوئی فنڈز جاری نہ کئے گئے ہیں۔

(ج) جی ہاں! یہ درست ہے کہ بصیرپور اور اس سے ملحقہ 200 دیہات لاہور آنے کے لئے مذکورہ سڑک استعمال کرتے ہیں تاہم مذکورہ سڑک پر حادثات اور ڈکیتیوں کا معمول بن جانا سڑک کی خستہ حالی سے متعلقہ نہ ہے۔

(د) فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے مذکورہ سڑک کی گزشتہ سالوں کے دوران تعمیر و مرمت نہ کی جا سکی۔

محکمہ کی جانب سے سڑکوں کی حفاظت اور مرمت کے میکنزم سے متعلقہ تفصیلات

*7592: **محترمہ عنیزہ فاطمہ**: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف محکمہ مواصلات و تعمیرات کی جانب سے سڑکوں کی حفاظت اور مرمت کا کیا میکنزم ہے؟

(ب) شاہراہوں پر Mileage کا نظام تقریباً ختم ہو کر رہ گیا ہے اس کی کیا وجہ ہے ایک روڈ کی تعمیر کے بعد اس کی سالانہ مرمت کیوں نہیں کی جاتی جبکہ اس کے لئے فنڈز مقرر کئے جاتے ہیں؟

(ج) شاہراہوں کے ساتھ مائیلج کے لئے سالانہ کتنا فنڈ مقرر کیا جاتا ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی):

(الف) محکمہ مواصلات و تعمیرات کی جانب سے سڑکات کے Geometric Design میں حفاظت (Road Safety) کے اصولوں کو مد نظر رکھا جاتا ہے۔ سڑکات کی مرمت کے لئے فنڈز بلاک کی صورت میں مہیا کئے جاتے ہیں جن کو ترجیحی بنیادوں پر استعمال کیا جاتا ہے۔ مزید برآں سالانہ ترقیاتی پروگرام میں بھی سڑکات کی بحالی (Rehabilitation) کے لئے سکیمیں اور فنڈز رکھے جاتے ہیں۔

(ب) محکمہ مواصلات و تعمیرات کی شاہرات پر ابھی بھی Mileage کا نظام کسی حد تک موجود ہے۔ حکومتی مالی مشکلات کی وجہ سے سڑکات کی سالانہ مرمت کے لئے Yard Stick

کے مطابق اتنے فنڈز مہیا نہیں کئے جاتے جس کے باعث تمام سڑکات کی سالانہ مرمت ممکن نہیں۔

(ج) شاہراہوں کے ساتھ Mileage کے لئے علیٰحدہ فنڈز مخصوص نہیں کئے جاتے بلکہ سالانہ ایم اینڈ آر کے فنڈز میں سے ان کی مرمت کی جاتی ہے۔

لاہور ڈویژن میں سڑکوں کی تعمیر و مرمت کے لئے مختص کردہ فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

***7593: محترمہ عنیزہ فاطمہ:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) مالی سال 20-2019 اور 21-2020 کے بجٹ میں لاہور ڈویژن میں شامل اضلاع کی سڑکات و تعمیرات کے لئے کتنا فنڈ رکھا گیا تو ضلع ننکانہ صاحب اور ضلع لاہور کی کون کون سی سڑکوں کی تعمیر کی گئی ہے کتنا فنڈ خرچ کیا گیا ہے؟

(ب) کیا ضلع ننکانہ صاحب کی تحصیل سانگلہ ہل کی سڑکوں کی تعمیر کے لئے فنڈ رکھا گیا ہے؟

(ج) شاہکوٹ سانگلہ ہل روڈ چک 42 موڑ سے لے کر سانگلہ ہل شہر کے اندر تک روڈ پچھلے تین سال سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار اور انتہائی خستہ حالت ہے پیدل چلنے کے قابل بھی نہیں اس کی تعمیر کیوں نہیں کی جارہی کیا رکاوٹ ہے کب تک تعمیر ہو جائے گی؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ سانگلہ ہل سے صفدر آباد اور سانگلہ ہل سے فیصل آباد جانے والی سڑکیں بھی پچھلے کئی سالوں سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں ان سڑکوں کی تعمیر نہ ہونے کی وجہ بیان کی جائے اور یہ سڑکیں کب تک تعمیر ہو جائیں گی؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی):

(الف) مالی سال 20-2019 اور 21-2020 میں لاہور ڈویژن کو فراہم کئے گے فنڈز کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع ننکانہ صاحب کی تحصیل سانگلہ ہل کی سڑک کشادگی و بحالی از چک نمبر 42 برج رکھ برانچ تا مڑ بلوچاں خانقاہ روڈ براستہ ڈگری کالج ہمراجپورہ لمبائی 34.00 کلومیٹر کی تعمیر

کے لئے مالی سال 22-2021 میں مبلغ 130.00 ملین روپے فنڈز رکھے گئے تھے اور مالی سال 23-2022 میں مکمل ہونے کے مراحل میں ہے۔

(ج) شاہکوٹ سانگلہ ہل روڈ براستہ چک نمبر 42 موڑ سے سانگلہ ہل شہر تک کا کام شروع ہے جس کا تخمینہ لاگت مبلغ 251.439 ملین روپے ہے جو کہ بہت جلد مکمل ہو جائے گی۔

(د) سانگلہ ہل صفدر آباد روڈ کی بحالی جو کہ ADP 2022-23 میں شامل ہے اور اس کا تخمینہ لاگت مبلغ 1192.757 ملین روپے لگا کر پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ کو منظوری کے لئے بھیج دیا گیا ہے۔ منظوری ہونے اور فنڈ مہیا ہونے کے بعد کام شروع کر دیا جائے گا اور سانگلہ ہل فیصل آباد روڈ کی خصوصی مرمت کا کام مالی سال 22-2021 میں مکمل ہو چکا ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

لاہور: چوبرجی گارڈن اسٹیٹ کالونی کے لئے گھروں کی تعمیر و مرمت کے لئے فنڈز کے اجراء سے متعلقہ تفصیلات

1368: چودھری اختر علی: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) چوبرجی گارڈنز اسٹیٹ سرکاری کالونی لاہور میں یکم جولائی 2020 سے یکم اپریل 2021 تک کتنے کوارٹرز کی خصوصی مرمت کی گئی ان کے نمبر اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

(ب) کتنے گھروں کے لئے فنڈز کا اجراء کیا گیا اور کتنے گھروں کے لئے فنڈز جاری نہیں کئے گئے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ کوارٹرز نمبر 34 ڈی چوبرجی گارڈنز اسٹیٹ لاہور کی خصوصی مرمت کے لئے دو دفعہ ایک دفعہ 2۔جنوری 2021 اور دوسری دفعہ 3۔فروری 2021 کو فنڈز کے اجراء کے لئے متعلقہ SE نے ڈیمانڈز کی اگر ہاں تو اس کوارٹرز کے لئے فنڈ جاری نہ کرنے کی کیا وجہ ہے اور اس تفاوت برتنے والے اہلکاران / افسران کے خلاف حکومت کب تک کارروائی کرنے اور کب تک فنڈز جاری کرنے کو تیار ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی):

(الف) چوبرجی گارڈن اسٹیٹ کالونی لاہور میں یکم جولائی 2020 سے یکم اپریل 2021 تک جن جن کواٹرز میں خصوصی مرمت کی گئی ان کے کوارٹر نمبر اور تخمینہ لاگت کی تفصیلات۔(Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(ب) چوبرجی گارڈن اسٹیٹ کالونی لاہور میں یکم جولائی 2020 سے یکم اپریل 2021 تک جن جن کواٹرز میں خصوصی مرمت نہ کی گئی ان کی تفصیلات۔(Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(ج) یہ درست ہے کہ کوارٹر نمبر 34 ڈی چوبرجی گارڈن اسٹیٹ لاہور کی خصوصی مرمت کے لئے فنڈز ڈیمانڈ کئے گئے تھے لیکن فنڈز کی کمی کی وجہ سے بہت سے کوارٹرز کے فنڈز جاری نہ ہو سکے۔ موجودہ مالی سال میں 34 ڈی کو تخمینہ لاگت تیار کر کے فنڈز ڈیمانڈ کر دیئے جائیں گے۔

نارووال پی پی۔ 47 میں جاری سکیموں میں بے ضابطگیوں سے متعلقہ تفصیلات

1413: جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی۔ 47 تحصیل شکر گڑھ نارووال میں ADP سکیم کی درج ذیل سکیمیں تکمیلی مراحل میں ہیں؟

(ب) 1۔ ظفروال تا شکر گڑھ فیز II یعنی درجہ 2

2۔ مریال سٹیشن تا چکوال سلہریاں

3۔ ابیاں ڈوگر تا چھمال روڈ فیز II

4۔ عنایت پور تا جلالہ براستہ اخلاص پور باہر وال وغیرہ۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان سکیموں کو محکمہ اور ٹھیکیداروں نے ملی بھگت سے ناقص میٹریل استعمال کر کے قومی خزانہ کو کروڑوں روپے کا نقصان پہنچایا ہے جس میں سب انجینئر، ایس ڈی او، ایکسئین، ٹھیکیدار کے ساتھ شامل ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ دو سے چار کلو میٹر سے مٹی لانی تھی جو کہ نہ لائی گئی ہے بلکہ موقع سے اٹھا کر بیس تیار کر لیا گیا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ پرانی سڑک اکھاڑ کر یہ بیس تیار کر لیا گیا ہے اور سرگودھا سے پتھر نہ لایا گیا ہے؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کارپٹ جو کہ بچومن سے تیار کی جاتی ہے اس کی موٹائی چار سے پانچ انچ ہوتی ہے جبکہ موقع پر ڈیڑھ سے دو انچ ہے جو کہ کروڑوں روپے کا نقصان بنتا ہے؟

(و) کیا یہ بھی درست ہے کہ جن مقامات پر آر سی سی کا استعمال کیا گیا ہے ان میں انڈر سائز سریہ استعمال کیا گیا ہے اور ناقص کنکریٹ ڈالی گئی ہے اس سے کروڑوں کا نقصان سرکاری خزانہ کو پہنچایا گیا ہے؟

(ز) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان ٹھیکیداروں اور محکمہ کے ذمہ داروں کے خلاف انکوائری کروا کے کارروائی کرنے اور ٹھیکیداروں کو بلیک لسٹ کرنے اور نقصان وصول کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی 47 تحصیل شکر گڑھ نارووال میں درج ذیل ADP سکیم کی درج ذیل سکیمیں تکمیل کے مراحل میں ہیں

(ب) درست نہ ہے۔ کیونکہ ان سکیمز پر کام 100 فیصد ٹی ایس اسٹیمیٹ اور ہائی وے Specification کے مطابق کیا گیا ہے اور مطلوبہ تمام لیبارٹری ٹیسٹ UET اور MTI&RR لاہور سے بھی کئے گئے ہیں (ٹیسٹ رپورٹس ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) جن کے مطابق موقع پر کام تسلی بخش ہے۔

(ج) درست نہ ہے۔ کیونکہ ٹی ایس اسٹیمیٹ میں دی گئی لیڈ کے مطابق مٹی ڈالی گئی ہے۔

(د) درست نہ ہے کیونکہ پرانا پتھر سب بیس کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔ جس کی Provision اسٹیمیٹ میں شامل ہے۔ اور بیس کا نیا پتھر سرگودھا سے منگوا کر ڈالا گیا ہے۔

(ہ) اس لسٹ میں پہلی سڑک ظفروال تا شکر گڑھ روڈ فیز II کی چوڑائی 20 فٹ ہے اس سڑک میں "3.50 موٹی کارپٹ استعمال کی گئی ہے جس کا ڈیزائن MTI&RR سے

حاصل کر دہ ہے اور کام ٹی ایس اسٹیمیٹ کے عین مطابق ہے۔ باقی 3 عدد سڑکیں جن کی چوڑائی 12 فٹ ہے ان پر 2" موٹی کارپٹ استعمال کی گئی ہے۔ جو کہ ٹی ایس اسٹیمیٹ کے مطابق ہے اور کارپٹ کے تمام لیب ٹیسٹ MTI&RR سے کروائے گئے ہیں جو کہ تسلی بخش ہیں۔

(و) درست نہ ہے۔ کیونکہ محکمہ نے سریہ اور کنکریٹ کے تمام مطلوبہ ٹیسٹ UET اور MTI&RR لاہور سے کروائے ہوئے ہیں جو کہ تسلی بخش ہیں (ٹیسٹ رپورٹس ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) ۔ تمام کام ہائی سے Specification اور ٹی ایس اسٹیمیٹ کے مطابق کئے گئے ہیں۔

(ز) چونکہ تمام کام ٹی ایس اسٹیمیٹ اور ہائی وے Specification کے مطابق کئے گئے ہیں۔ اور استعمال شدہ میٹریلز کے تمام مطلوبہ ٹیسٹ بھی کئے گئے ہیں جو کہ تسلی بخش ہیں۔ لہٰذا گورنمنٹ کو کسی قسم کا کوئی نقصان نہ ہوا ہے۔

قصور تا تھہ شیخم کوٹ رادھا کشن اور رائیونڈ روڈ کی لمبائی چوڑائی و مرمت پر اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

1422: ملک محمد احمد خان: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) قصور تا تھہ شیخم کوٹ رادھا کشن اور رائیونڈ روڈز ضلع قصور و لاہور کی لمبائی اور چوڑائی کتنی کتنی ہے علیٰحدہ علیٰحدہ تفصیل دی جائے؟

(ب) ان سڑکوں کی سالانہ مرمت و تعمیر پر سال 19-2018، 20-2019 اور 21-2020 کے دوران کتنی کتنی رقم سالانہ خرچ کی گئی تھی تفصیل سڑک وائز علیٰحدہ علیٰحدہ دی جائے؟

(ج) ان کی تعمیر و مرمت کن کن ملازمین کی نگرانی میں ہوئی ہے اب ان کی حالت کیسی ہے؟

(د) سالانہ تعمیر و مرمت کے باوجود ان سڑکوں کی حالت ابتر ہونے کی وجوہات کیا ہیں اس کے ذمہ دار کون کون سے ملازمین ہیں ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ہ) ان سڑکوں کی بحالی و تعمیر کے لئے مالی سال 22-2021 میں کتنی رقم مختص کی گئی ہے ان کی تفصیل دی جائے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی):

(الف) قصور تا تھہ شیخم کوٹ رادھا کشن کی لمبائی 31.00 کلومیٹر ہے اور چوڑائی قصور کی طرف سے پہلے 7 کلو میٹر 24 فٹ ہے اور بقیہ 24 کلو میٹر 20 فٹ ہے۔ قصور تا رائے ونڈ ضلع قصور و لاہور کی لمبائی 25.48 کلو میٹر ہے اور چوڑائی 20 فٹ ہے۔

(ب) قصور تا تھہ شیخم کوٹ رادھا کشن روڈ کی مرمت و تعمیر پر سال 19-2018، 20-2019 اور 21-2020 کے دوران ہائی وے ڈویژن قصور نے کوئی رقم خرچ نہ کی ہے۔
قصور تا رائیونڈ روڈ ضلع قصور و لاہور پر واقع راؤ خاں والا اڈا کی تعمیر و مرمت پر ہائی وے ڈویژن قصور نے صرف سال 21-2020 کے دوران 21.55 ملین رقم خرچ کی تھی۔

(ج) قصور تا رائیونڈ روڈ پر واقع راؤ خان والا اڈا پر 2460 فٹ سڑک کی تعمیر و مرمت درج ذیل ملازمین کی زیر نگرانی میں ہوئی ہے۔ محمد عثمان قیوم ایگزیکٹو انجینئر، ہائی وے ڈویژن قصور، فتح محمد وٹو، سب ڈویژن آفیسر، ہائی سب ڈویژن قصور اور محمد طیب ریاض سب انجینیر ہائی وے سب ڈویژن قصور سڑک کے اس حصے کی حالت تسلی بخش ہے۔

(د) ان سڑکوں کی تعمیر و مرمت کے لئے رقم مختص نہ کی گئی اور یہ T.S.T روڈز ہیں اس لئے ہر سال ان کی مرمت کے لئے رقم درکار ہوتی ہے۔ جو کہ گورنمنٹ نے نہیں فراہم کی جبکہ ہائی وے ڈویژن قصور نے کئی بار ان روڈز کی تعمیر و مرمت کے لئے فیزیبیلٹی احکام اعلیٰ کو بھیجی۔

(ہ) ان سڑکوں کی بحالی و تعمیر کے لئے مالی سال 22-2021 میں کوئی رقم نہ مختص کی گئی تھی۔ تاہم موجودہ مالی سال 23-2022 میں یہ سڑکات سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل کر لی گئی ہیں اور ان کے تخمینہ جات منظوری کے لئے مجاز اتھارٹی کو بھیجے جا رہے ہیں۔ تخمینہ جات کی منظوری اور فنڈز کی دستیابی پر ان کی بحالی کا کام شروع کر دیا جائے گا۔

پنجاب ہاؤس اسلام آباد میں تعینات اسسٹنٹ کنٹرولر کی کرپشن سے متعلقہ تفصیلات

1450: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) وسیم احمد جو کہ پنجاب ہاؤس راولپنڈی میں بطور اسسٹنٹ کنٹرولر تعینات رہا 1990 اور 2009 کے دوران کمروں کا کرایہ وصول کیا مگر سرکاری خزانے میں جمع کروانے کی بجائے اپنی جیب میں ڈالتا رہا جو کہ مبلغ 13 لاکھ 30 ہزار روپے تھا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ جب انٹی کرپشن ڈیپارٹمنٹ نے اس کی کرپشن سے پردہ اٹھایا تو اس نے مورخہ 5۔ فروری 2022 کو یہ رقم سرکاری خزانہ میں جمع کروائی؟

(ج) کیا اس سے پوچھا گیا کہ یہ خطیر رقم ایک سرکاری ملازم کے پاس ایک ہی دن میں کہاں سے آگئی؟

(د) اس قسم کا Corrupt آفیسر اب پنجاب ہاؤس اسلام آباد میں بطور اسسٹنٹ کنٹرولر تعینات ہے اور وہاں بے شمار Corruption کر رہا ہے اور کہتا ہے کہ حصہ اوپر تک دیتا ہوں؟

(ہ) کیا ثابت شدہ کرپٹ آفیسر کو ایسی حساس جگہ تعینات رکھنے کا کوئی جواز بنتا ہے جبکہ حکومت ایسے کرپٹ لوگوں کا قلع قمع کرنے کی دعویدار ہے؟

(و) حکومت اس کرپٹ آفیسر کے خلاف کیا کارروائی کرنے جا رہی ہے اور کیا وزیر اس کرپٹ آفیسر کو فوراً ہٹا کر کسی ایماندار آفیسر کو فوراً اس کی جگہ تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی):

(الف) یہ درست ہے کہ وسیم احمد بطور اسسٹنٹ کنٹرولر 1990 تا 2009 پنجاب ہاؤس راولپنڈی میں تعینات رہا۔ جہاں تک کرایہ کی وصولی کا سوال ہے وہ دفتر ہذا کے متعلقہ نہیں ہے۔

(ب) اس دفتر سے متعلقہ نہیں ہے۔

(ج) اس دفتر سے متعلقہ نہیں ہے۔

(د) اس دفتر سے متعلقہ نہیں ہے۔

(ہ) ایک عدد انکوائری Anti-Corruption میں چل رہی ہے لیکن ابھی تک اسکا نتیجہ نہیں آیا۔

(و) اس دفتر سے متعلقہ نہیں ہے۔

گزشتہ دو سالوں میں سڑکوں کی تعمیر و مرمت کے لئے مختص فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

1463: سید عثمان محمود: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) مالی سال 20-2019 اور 21-2020 کے بجٹ میں صوبائی شاہرات کی تعمیر و مرمت کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی؟

(ب) مذکورہ بجٹ سے کتنی نئی سڑکیں بنائی گئی اور کتنی لاگت آئی؟

(ج) مذکورہ عرصہ میں کتنی روڈ کو مرمت / پیچ ورک کیا گیا اور اس پر کتنی لاگت آئی؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی):

(الف) مالی سال 20-2019 اور 21-2020 کے بجٹ میں صوبائی شاہرات کی تعمیر و مرمت کی مد میں مندرجہ ذیل رقم مختص کی گئی۔

سال	تعمیر	مرمت
2019-20	35 ۔ارب	4.4 ۔ارب
2020-21	29.8۔ارب	8.6۔ارب

(ب) مذکورہ بجٹ سے مالی سال 20-2019 میں 73 اور 21-2020 میں 6 عدد نئی سڑکات بنائی گئیں۔

(ج) مذکورہ عرصہ میں سینکڑوں سڑکات کو مرمت اور پیچ ورک کیا گیا ان کی لاگت جز الف میں بیان کر دی گئی ہے۔

لاہور: C-42 جی او آر تھری کی چھتوں کی تبدیلی سے متعلقہ تفصیلات

1468: محترمہ سیمابیہ طاہر: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سرکاری رہائش C-42 جی او آر III لاہور کے فرسٹ فلور کی چھتیں خطرناک حد تک بوسیدہ اور خراب ہو چکی ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سرکاری رہائش کی چھتوں کی مرمت یا تبدیلی کے لئے تخمینہ جات بنائے جاتے رہے ہیں اگر ہاں تو تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ج) اگر سوالات کے جوابات اثبات میں ہیں تو مذکورہ سرکاری رہائش کی چھتوں کی مرمت یا تبدیلی کا کام کیوں نہیں کیا گیا وجوہات سے آگاہ فرمائیں نیز کب تک مذکورہ رہائش کی چھتوں کی مرمت یا تبدیلی کا کام کر دیا جائے گا؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی):

(الف) یہ درست نہیں کہ مذکورہ رہائش C-42 جی او آر۔ تھری لاہور کے فرسٹ فلور کی چھتیں خطرناک حد تک خراب ہو چکی ہیں۔

(ب) مذکورہ رہائش کی معمولی اور روٹین کی مرمت کے لئے تخمینہ لگا کر بھیج دیا گیا تھا۔(کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(ج) مندرجہ بالا سوالات کے جوابات اثبات میں نہیں ہیں۔

پنڈی بھٹیاں چنیوٹ روڈ کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

1482: جناب محمد الیاس: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنڈی بھٹیاں چنیوٹ روڈ عرصہ 4 سال سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس روڈ پر آئے روز ٹریفک حادثات کا ہونا ایک معمول ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس روڈ پر روزانہ لاکھوں روپے ٹال ٹیکس کی مد میں وصول کئے جاتے ہیں؟

(د) مالی سال 22-2021 اور 23-2022 میں اس روڈ کی مرمت کے لئے کتنا بجٹ رکھا گیا ہے اور اسے حکومت پنجاب کب تک مرمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تمام تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب علی افضل ساہی):

(الف) درست ہے۔

(ب) ایضاً

(ج) درست نہ ہے۔

(د) 22-2021 اور 23-2022 میں مذکورہ سڑک کی مرمت پر خرچہ نہ ہوا ہے۔ البتہ مذکورہ سڑک کی بحالی کی سکیم 23-2022 کی ADP میں رکھی گئی ہے جو PDWP سے منظور ہو چکی ہے اور جلد ہی اس پر کام کا آغاز کر دیا جائے گا۔

زیرو آر نوٹس

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم زیرو آر نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا زیرو آر نوٹس محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔

لاہور، ڈولفن فورس کے زیر استعمال کروڑوں کی
ہیوی بائیکس ناکارہ، سٹریٹ کرائم میں اضافہ

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ روزنامہ "دنیا" مورخہ 28 ۔ ستمبر 2022 کی خبر کے مطابق لاہور میں سٹریٹ کرائم کی روک تھام کے لئے بنائی جانے والی ڈولفن فورس تباہی کے دہانے پر پہنچ گئی۔ ڈولفن فورس کے زیر استعمال کروڑوں روپے مالیت کی 600 ہیوی بائیکس میں سے 25 فیصد بائیکس آف روڈ ہو کر رہ گئی ہیں۔ اس وقت ڈولفن فورس کے زیر استعمال بہت کم ہیوی بائیکس فعال حالت میں موجود ہیں جس کی وجہ سے شہر بھر میں جرائم کی شرح میں روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا ہے لہٰذا اس مسئلہ پر زیرو آر کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں سب سے پہلے تو یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ محترمہ کا concern جزوی طور پر درست ہے کیونکہ اس وقت لاہور میں ہمارا ڈولفن سکواڈ 100 فیصد آپریشنل نہیں ہے لیکن اس کے باوجود اس وقت ہمارے آپریشنل fleet میں 545 موٹر بائیکس کام کر رہی ہیں لیکن ان کا یہ concern کافی ہیوی بائیکس آف روڈ ہو چکی ہیں، میں اس سے اتفاق کرتا ہوں۔ یہ ایک قدرتی امر ہے کہ جب ایک گاڑی یا موٹر سائیکل چلتی ہے تو اس میں repair کا عنصر آتا رہتا ہے تو جیسے جیسے

ہمیں وسائل ملتے ہیں انہیں ہم repair بھی کرواتے ہیں۔ آج ہی ان کے Zero Hour کے اٹھائے گئے معاملے کی جب میں بریفنگ لے رہا تھا تو میں نے اس کی پرسوں کے لئے علیحدہ بریفنگ رکھی ہے اور ہماری ڈولفن کے concerned officers آئیں گے اور اپنی requirement بتائیں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ انہیں فنڈز فراہم کئے جائیں گے کیونکہ ہم اس سروس سے بھرپور استفادہ کرنا چاہتے ہیں اور اس کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ میں محترمہ کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ جو بھی ہمارا fleet of road ہے اسے on road کرنے کے لئے بھرپور وسائل فراہم کریں گے۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے منسٹر صاحب کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اس کا جواب آ گیا ہے تو اسے dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس محترمہ عائشہ اقبال کا ہے۔

صوبہ بھر میں میڈیکل کالجز میں بطور سینئر فیکلٹی سپیشل سلیکشن بورڈ کے تحت 2 سال سروس مکمل کرنے کے باوجود ریٹائرمنٹ نوٹیفکیشن بطور ریگولر پروفیسر نہ کرنے پر تشویش

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ صوبہ کے سرکاری یا پرائیویٹ میڈیکل کالجز میں پروفیسرز جو کہ HEC Approved Ph.D Supervisor in Medical Sciences ہیں 28 سال سے زیادہ ریگولر گورنمنٹ سروس کے باوجود peripheral میڈیکل کالجز میں بطور سینئر فیکلٹی سپیشل سلیکشن بورڈ کے تھرو کنٹریکٹ سروس جوائن کی اور دو سال سے زیادہ عرصہ کنٹریکٹ بطور پروفیسرز (بی ایس-20) مکمل کیا۔ ان پروفیسرز کا ریٹائرمنٹ نوٹیفکیشن بطور ریگولر پروفیسر نہیں کیا جا رہا جس سے ان میں تشویش پائی جا رہی ہے لہٰذا اس مسئلہ پر زیرو آر کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! شکریہ۔ گزارش ہے کہ The Punjab Civil Servants Appointment & Conditions of Service Rules 1974 ایک سرکاری ملازم کے lien کے متعلق قانون میں درج شق بیان کرنے لگی ہوں:

Notwithstanding anything in any other rules, a confirmed civil servant shall acquire lien against the substantive post held by him when he is relieved as a consequence of his selection against some other post, cadre or service in the service of Pakistan, and he shall retain his lien in the relieving department until he is confirmed in the said other post, cadre or service or for a maximum period of three years whichever is earlier and the said period of lien shall in no case be extended.

مندرجہ بالا قانون کی روشنی میں تمام سرکاری ملازمین بنیادی سکیل کے مطابق ہی ریٹائر ہوتے ہیں اور contract کی بنیاد پر کسی بھی سرکاری ملازم کو ریٹائر نہیں کیا جاسکتا۔ جن کے بارے میں یہ بات کر رہے ہیں اگر اُن کی پبلک سروس کمیشن کے ذریعے regular selection ہوئی ہے اور اُس کے بعد اس دورانیے میں اگر وہ contract لے لیں تو وہ contract کا period recognize نہیں ہوتا for the purpose of promotion or also for the purpose of retirement.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس کو dispose of کیا جاتا ہے۔

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم پرائیویٹ ممبرز ڈے شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر۔۔۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چھچھر صاحب!

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں کچھ وقت کے لئے باہر گیا تھا تو آپ نے میرا question dispose of کر دیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں نے جان بوجھ کر نہیں کیا۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔ میری دوسری humble request ہے کہ میں نے last session میں ایک توجہ دلاؤ نوٹس جمع کروایا تھا تو سپیکر صاحب نے حکم دیا تھا کہ اس کو انشاء اللہ next sitting میں لے آئیں گے۔ یہ کل بھی نہیں آ سکا جب کہ یہ matter بہت important ہے اس لئے میری honorable Chair سے request ہو گی کہ اس کو take up کر لیا جائے۔ یہ معاملہ اس نوعیت کا ہے کہ اس میں تاخیر مناسب نہیں ہو گی۔ میں آپ کی اجازت سے ایک اور عرض بھی کرنا چاہتا ہوں۔ میں اس بات کے خلاف نہیں ہوں کہ منسٹرز صاحبان کی تنخواہیں نہیں بڑھنی چاہئیں لیکن ہم نے آج کے سوالات میں دیکھا ہے کہ ہمارے منسٹر صاحب کا لفظ ایک ہی تھا کہ ہمارے پاس فنڈز available نہیں ہیں۔ آپ کا 60 percent ملک اس وقت سیلاب کی وجہ سے تباہ ہو چکا ہے، بے روزگاری اور مہنگائی عروج پر ہے خواہ فیڈرل کی سطح پر ہو یا صوبائی سطح پر۔ میری humble submission ہو گی کہ آج منسٹرز کی تنخواہیں بڑھانے کے لئے یہ پرائیویٹ ممبرز ڈے کے ذریعے بل لے کر آ رہے ہیں۔ گورنمنٹ وقت کی نزاکت کو دیکھے یہ پنجاب اسمبلی سے کوئی اچھا message نہیں جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لیکن ہمارے پاس ایسا تو کوئی business نہیں ہے۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! یہ موجود ہے آپ دوسرے صفحے پر دیکھیں۔ پہلے بھی عوام میں politicians کی کوئی اچھی نیک نامی نہیں ہے جب تک ہمارے حالات ٹھیک نہیں ہو جاتے اُس وقت تک کے لئے اِس کو pending کر دیں جب حالات بہتر ہو جائیں پھر بالکل تنخواہیں بڑھا لیں لیکن ان حالات میں یہ مناسب نہیں ہو گا۔ میری ایک سیاسی ورکر کے طور پر request ہے کہ عوام میں اس کا اچھا message نہیں جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چھچھر صاحب! آپ کا پوائنٹ آ گیا ہے۔ اب ہم Private Member's Business شروع کرتے ہیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ زیب النساء: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پہلے ہم اس کو take up کرلیں اس کے بعد میں پہلے محترمہ کو بات کرنے کا موقع دوں گا۔ اب ہم Private Members' Business شروع کرتے ہیں۔۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! میرا توجہ دلاؤ نوٹس تھا اس کو لے لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چھچھر صاحب! ہمارا کل بھی سیشن ہے ہم اس کو کل take up کرلیں گے اور آپ کو مطمئن کر کے بھیجیں گے۔

جناب طارق مسیح گل: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میری محترمہ سے commitment ہے پہلے ان کو موقع دوں گا پھر آپ بات کرلینا۔ آج کے ایجنڈے پر درج ذیل۔۔۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سمیع اللہ صاحب! تھوڑی گاڑی چلنے دیں آپ کو موقع دیا جائے گا آپ کے اپنے فاضل ممبران بھی ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میں بہت اہم بات کرنا چاہتا ہوں براہ مہربانی مجھے بات کرنے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بات کریں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! پچھلے کچھ عرصہ سے legislation اور Resolution کے حوالے سے ایک روایت بن گئی ہے کہ تمام rules کو معطل کیا جاتا ہے Resolutions بھی لائی جاتی ہیں اور قانون سازی بھی کی جاتی ہے۔ Resolution کا تو یہ حال ہے کہ ایک کاپی اس معزز Chair کے پاس اور دوسری متعلقہ منسٹر کے پاس ہوتی ہے باقی پورے ہاؤس کو کچھ پتا نہیں ہوتا کہ اس ہاؤس میں کس طرح کی Resolution آ رہی ہے۔ کچھ عرصہ سے Resolutions تمام rules کو

suspend کرکے پاس کی جارہی ہیں۔ اس طریقے سے Resolution کا پاس ہونا جس پر کسی ممبر کو یہ حق نہ دیا جائے کہ وہ اس کو oppose کر سکے میرا خیال ہے کہ اس ہاؤس اور اِس Chair کی نیک نامی میں کوئی اضافہ نہیں ہو رہا ہے۔ آج آپ یہ قانون سازی کا صفحہ دیکھ لیں اس میں دو Bills ہیں اور دونوں انتہائی اہم ہیں۔ ایک Urdu Language کے حوالے سے اور دوسرا پنجاب کے منسٹرز کی salaries, allowances اور دیگر مراعات کے حوالے سے ہے۔ ہو سکتا ہے کہ آپ کے پاس یہ دونوں Bills ہوں لیکن میرے پاس یہ دونوں Bills نہیں ہیں اور ہاؤس کے کسی ممبر کے پاس یہ دونوں Bills کی کاپی نہیں ہے۔ پھر سیکرٹریٹ نے کمال یہ کیا ہے کہ آپ اس کا process دیکھیں کہ آج یہ salary والا بل introduce ہو گا، تمام ممبران بھی ذرا ایک نظر دیکھ لیں کہ جو rules کی requirement ہے 93, 94, 95 اور تمام relevant rules کو dispense کرکے یہ بل آج ہی پیش ہو گا، آج ہی اس کی consideration ہو گی اور آج ہی اس کو پاس کر لیا جائے گا۔ دونوں legislation کا اتنا اہم ایجنڈا آج پانچ منٹ کے اندر پاس ہو جائے گا۔ میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ کسی ممبر کے پاس ان دونوں Bills کی کاپی نہیں ہے اور اگر ہے تو وہ صرف اپنا ہاتھ کھڑا کر دے میں بیٹھ جاؤں گا۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): میں اپنا ہاتھ کھڑا کرتا ہوں۔

جناب سمیع اللہ خان: راجہ صاحب! آپ تو منسٹر ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، ممبران ہاتھ کھڑا کرکے بتائیں کہ کس کس کے پاس بل کی کاپی ہے؟

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! میرے پاس ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شہباز صاحب نے اپنا ہاتھ کھڑا کر دیا ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! چلیں، یہ بل کی کاپی دکھا دیں۔ یہاں Resolution بھی چوری سے لائی جاتی ہے اور legislation بھی چوری سے لائی جاتی ہے۔ میری گزارش ہے کہ آج پانچ منٹ کے اندر ان دونوں Bills کو پاس نہ کیا جائے۔ Urdu Language کے حوالے سے

جو بل ہے ہو سکتا ہے کہ اس میں بہت ساری اچھی باتیں ہوں اور ہو سکتا ہے کہ ہم اس میں کچھ amendments بھی دینا چاہیں۔ اسی طرح جو منسٹرز کی salaries ہیں---

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سمیع اللہ خان: شہباز صاحب! آپ منسٹر نہیں ہیں آپ تو بیٹھ جائیں ایسے ہی کھڑے ہو گئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سمیع صاحب! دیکھیں، cross talk نہ کریں آپ اپنی بات مکمل کریں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! چونکہ میں نے بل پڑھا نہیں ہے منسٹر کی salary بڑھ رہی ہے یا نہیں بڑھ رہی اگر بڑھ رہی ہے تو کتنی بڑھ رہی ہے، کس طرح کے privileges میں کمی کی جا رہی ہے یا اضافہ کیا جا رہا ہے میں اپنی حد تک کہہ رہا ہوں کہ میں ان تمام باتوں سے لاعلم ہوں۔ پہلے تو ممبران کو Bills کی کاپی دی جائے اور ٹائم دیا جائے تاکہ معزز ممبران اس بل کو پڑھ سکیں۔ اگر یہ اچھا بل ہو گا تو یقیناً اس کو پاس ہونا چاہئے اور اگر پنجاب اور پاکستان کے جو موجودہ حالات ہیں ان کے مطابق یہ بل ٹھیک نہیں ہو گا تو پھر اس کی مخالفت کی جائے گی۔ میری آپ سے humble request ہے کہ ان دونوں Bills کو دوبارہ غور کے لئے pending کیا جائے اور ان کی کاپیاں تمام معزز ممبران کو دی جائیں۔ بہت شکریہ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔

تحریک

مسودہ قانون اُردو زبان 2022 متعارف کرنے کے لئے اجازت کی تحریک

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Urdu Language Bill 2022. Ms Khadija Umer or any other mover may move the motion for leave of the Assembly.

MS KHADIJA UMER: Mr Speaker! I move:

> "That leave be granted to introduce the Urdu Language Bill 2022."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That leave be granted to introduce the Urdu Language Bill 2022."

The motion moved and the question is:

"That leave be granted to introduce the Urdu Language Bill 2022."

(The motion was carried and the leave was granted.)

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

MR DEPUTY SPEAKER: The mover may introduce the Bill.

مسودہ قانون اُردو زبان 2022

MS KHADIJA UMER: Mr Speaker! I introduce the Urdu Language Bill 2022."

MR DEPUTY SPEAKER: The Urdu Language Bill 2022 has been introduced. The mover has given notice for the suspension of rules. She may move her motion for suspension of rules.

قواعد کی معطلی کی تحریک

MS KHADIJA UMER: Mr Speaker! I move:

"That the requirements of rules 93, 94, 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with

under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Urdu Language Bill 2022."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the requirements of rules 93, 94, 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Urdu Language Bill 2022."

The motion moved and the question is:

"That the requirements of rules 93, 94, 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Urdu Language Bill 2022."

(The motion was carried.)

(اذان عشاء)

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

مسودہ قانون اُردو زبان 2022

MR DEPUTY SPEAKER:The mover may move the motion for consideration of the Bill.

MS KHADIJA UMER: Mr Speaker! I move:

"That the Urdu Language Bill 2022, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Urdu Language Bill 2022, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Urdu Language Bill 2022, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 3 TO 11

MR DEPUTY SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill clause by clause. Now, Clauses 3 to 11 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That the Clauses 3 to 11 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2, CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 2, Clause 1, Preamble and Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 2, Clause 1, Preamble and Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Third reading starts. The mover may move the motion for passage of the Bill.

MS KHADIJA UMER: Mr Speaker! I move:

"That the Urdu Language Bill 2022, be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Urdu Language Bill 2022, be passed."

Now, the question is:

"That the Urdu Language Bill 2022, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Punjab Ministers (Salaries, Allowances and Privileges) (Amendment) (Repeal) Bill 2022.

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! یہ Bill پیش نہ کریں۔ خدا کے لئے لوگ سیلاب سے مر رہے ہیں---

(معزز ممبران حزب اختلاف اپنی سیٹوں پر کھڑے ہوگئے)

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میری گزارش سن لیں---

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ایک بات آپ کریں اور ایک بات وہ کریں۔ آپ بول بھی لیں اور آپ سن بھی لیں۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ میرے بھائیوں کو اس بات کا وہم ہے کہ شاید منسٹرز کی salaries بڑھائی جا رہی

ہیں۔ میں وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ منسٹرز کی salaries نہیں بڑھائی جا رہی۔ ہم اس Bill کو repeal کر رہے ہیں جس کو انہوں نے ایوان اقبال میں repeal کیا تھا۔ ہم اس کو دوبارہ لے کر آ رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "No, No" کی آوازیں)

تحریک

مسودہ قانون (ترمیم) (تنسیخ) پنجاب وزراء تنخواہیں، الاؤنسز اور استحقاقات 2022 متعارف کرنے کی اجازت کی تحریک

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Punjab Ministers (Salaries, Allowances and Privileges) (Amendment) (Repeal) Bill 2022. Ms Mussarat Jamshed or any other mover may move the motion for leave of the Assembly.

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

MS MUSSARAT JAMSHED: Mr Speaker! I move:

> "That leave be granted to introduce the Punjab Ministers (Salaries, Allowances and Privileges) (Amendment) (Repeal) Bill 2022."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That leave be granted to introduce the Punjab Ministers (Salaries, Allowances and Privileges) (Amendment) (Repeal) Bill 2022."

The motion moved and the question is:

"That leave be granted to introduce the Punjab Ministers (Salaries, Allowances and Privileges) (Amendment) (Repeal) Bill 2022."

(The motion was carried and the leave was granted.)

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

مسودہ قانون (ترمیم) (تنسیخ) پنجاب وزراء تنخواہیں، الاؤنسز اور استحقاقات 2022

MR DEPUTY SPEAKER: The mover may introduce the Bill.

MS MUSSARAT JAMSHED: Mr Speaker! I introduce the Punjab Ministers (Salaries, Allowances and Privileges) (Amendment) (Repeal) Bill 2022."

MR DEPUTY SPEAKER: The Punjab Ministers (Salaries, Allowances and Privileges) (Amendment) (Repeal) Bill 2022 has been introduced. The mover has given notice for the suspension of rules. She may move her motion for suspension of rules.

قواعد کی معطلی کی تحریک

MS MUSSARAT JAMSHED: Mr Speaker! I move:

"That the requirements of rules 93, 94, 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be

dispensed with under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Punjab Ministers (Salaries, Allowances and Privileges) (Amendment) (Repeal) Bill 2022."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the requirements of rules 93, 94, 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Punjab Ministers (Salaries, Allowances and Privileges) (Amendment) (Repeal) Bill 2022."

The motion moved and the question is:

"That the requirements of rules 93, 94, 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Punjab Ministers (Salaries, Allowances and Privileges) (Amendment) (Repeal) Bill 2022."

(The motion was carried.)

مسودہ قانون

(جوزیر غور لایا گیا)

مسودہ قانون (ترمیم) (تنسیخ) پنجاب وزراء تنخواہیں، الاؤنسز اور استحقاقات 2022

MR DEPUTY SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the Punjab Ministers (Salaries, Allowances and Privileges) (Amendment) (Repeal) Bill 2022. The mover may move the motion for consideration of the Bill.

MS MUSSARAT JAMSHED: Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Ministers (Salaries, Allowances and Privileges) (Amendment) (Repeal) Bill 2022, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Ministers (Salaries, Allowances and Privileges) (Amendment) (Repeal) Bill 2022, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the question is:

> "That the Punjab Ministers (Salaries, Allowances and Privileges) (Amendment) (Repeal) Bill 2022, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR DEPUTY SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill clause by clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

Formatted: All caps

Formatted: Centered

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1, Preamble and Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

> "That Clause 1, Preamble and Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

Formatted: Indent: Before: 0.3", After: 0.3"

(The motion was carried.)

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

(معزز ممبران حزب اختلاف اپنی سیٹوں پر کھڑے ہو کر کورم کی نشاندہی کرتے رہے)

MR DEPUTY SPEAKER: Third reading starts. The mover may move the motion for passage of the Bill.

MS MUSSARAT JAMSHED: Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Ministers (Salaries, Allowances and Privileges) (Amendment) (Repeal) Bill 2022, be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Ministers (Salaries, Allowances and Privileges) (Amendment) (Repeal) Bill 2022, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Ministers (Salaries, Allowances and Privileges) (Amendment) (Repeal) Bill 2022, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

جناب ڈپٹی سپیکر: آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہوا لہذا اب اجلاس بروز بدھ مورخہ 19۔اکتوبر 2022 سہ پہر 3 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔